والله علیم بذات الصدور

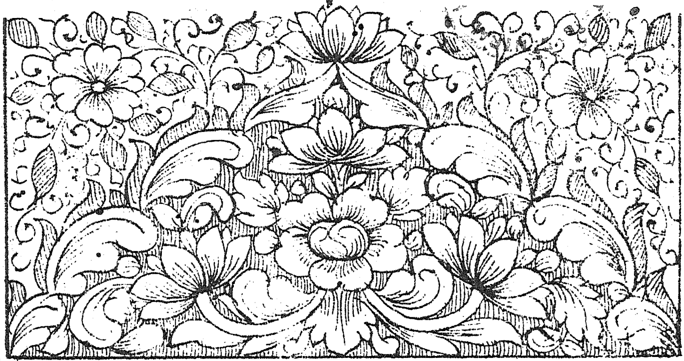
الحمد لله والمنة که درین ایام میمنت فرجام الملقب بلقب تاریخی

آیة التطهیر

۱۳۰۹ھ

باهتمام اقل الکونین احقر دارین بنده علی حسین عفی الله عنه

بمطبع یوسفی دهلی زیور انطباع یافت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۵

یعنی نہین چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصّہ اور سختی کو اے اہلبیتؑ اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسّرین اور محدثین شیعہ اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی اور وہ پانچ تن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت خلاف اسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تہا ابن عباسؓ کا اللہ مخفوظ رکھی ہر مسلمانکو وہ خارجی ہوگیا تہا سو اُسیّ ابن جُریر اور ابن ابی حاتم سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب کی بیبیونکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نرہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت سے ہویدا ہے
کہ یہ خارجی ہوگیا تہا اور خوارج کی رائی بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباس رضی کا انکی صاحبزادہ نے اسی نے اسی بیچڑا لا تہا اور حدیثین جو خاص امہات مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگون سے جو آل عباس سے مخالفت بہی کرتے ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیت
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباس رض اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عائشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہی ہوئی تہے
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اُس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ بالون کی تہی جو جناب مولائے مومنین علی ابن ابیطالب اور سیدہ
النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا اور دونو شاہزادون یعنی حسنین کو اُس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسباب
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع و اقسام سے آنحضرت
فرماتے رہی ہین اور یہ آیت پڑہتے رہی ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

مین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگونکو انکا اسسے زیادہ تر ملحوظ اور
پاس نگار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
اور پاس داری حقوق اور اتباع انکی ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا
اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھہ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ سے جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ - پہلے سنہ ہجری مین قریب
زمان مناکحت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایک دفعہ روز مباہلہ
کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اسکا ہوا ہے ایک دفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تھے یہ ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر مین حضرت
آنحضرت اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ و فاطمہ
و حسنین کو چادر اوڑہائی اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی یا خدایا یہ مین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور طاہر کر تو انہین طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہے
اور بی بی ہی کی کذا فی صحیح ابی داؤد ہو کتاب السنن - اور بہی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مینے اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بہی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بہی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھہ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بہی

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت مین نہین ہو کیونکہ
یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچون نوری جسمونکو واسطے مخصوص ہی کذا فی الصواعق
و جامع البرکات اور اسی روایت مین بیچ مسند احمد حنبل کے ہی کہ ام سلمہ فرماتی ہین
کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چارون صاحبونکو اوڑہا کے ہاتہہ اوپر اُنکے رکھا اور یہ لفظ ارشاد
کیئے کہ اللہم ان ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوتک و برکاتک علی محمدؐ و آل محمدؐ انک حمید مجید
یعنی یا خدا یہ ہین آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ
کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہی تفسیر مدارک مین ہی کہ پیغمبر خدا نے چادر مین لپیٹا علیؑ و
فاطمہؑ و حسنینؑ کو اور خود بہی اُس چادر کے اندر ہوئی اور فرمایا کہ یہ ہین اہلبیت میری
یا خدا تو طاہر رکھہ انہین پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالے کی طرف سے لیکر آئی اور
تیمنا اور تبرکا چادر مین داخل ہوئی اور صاحب مدارک بہی لکھتا ہی کہ عکرمہ کہتا ہی
کہ مراد ازواج ہین بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر مین جو رہتی ہین لیکن خدری
اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہین کہ یہ آیت بیچ حق علیؑ
و فاطمہؑ و حسنینؑ کی ہی اور اگر ازواج مراد ہوتی بہ سبب سکونت نبی کے گہر کی تو
البتہ خدا تعالے فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سی فرماتا یہ ہی بعینہ ترجمہ تفسیر
مدارک کا ۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہی جسکا ذکر اوپر لکہا گیا
کہ بموجب رائی خوارج کے روایت کرتا تہا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت مین
بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر و مال دنیاوی کے ایسے تہی معاذ اللہ کہ خلاف
مین اہلبیت کے روایتین بناتے تہے ۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب
معتبرہ سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سی یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابوں
میں ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر تبرا
کرتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ توبہ توبہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ میں سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثیں جسمیں اہلبیت کی کچھہ
عظمت شان لوگوں پر نہ ظاہر رہے اور مثل اور سب لوگونکی شمار کئے جاویں اکثر
اُسکے وقت میں بنائی گئی ہیں۔ اور خود ابن عباس ابن عکرمہ کے آقا سے روایت
ہے کہ یہ آیت خاص نبیؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی شان میں نازل ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب دہ باب میں بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
لکھتے ہیں حاصل سبکا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
واطفال جو رو بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےٰ کے سب معانی
اس آیت سے قطع ہو گئے اور خاص حق مصطفےٰ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ میں یہ آیت ہوگئی
اور آل حقیقۃً اور شرعیتہً اور عرف میں اُسکو کہتے ہیں کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل ملت اور متابعت کو کہتے ہیں یہ مجازاً بولتے ہیں
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ ہیں اور یہ سبب ہے کہ آل عبا
انہیں کو کہتے ہیں بلکہ یہ فضیلت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہیں جیسا کہ مطولات میں ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
ورثہ اور نکاح اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آل یٰسین
کہلاتے ہیں انتہی ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ میں
بہت معتبر طریقوں سے بتفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین ہوتی ہے کبھی مان باپ کے ہان اور نسبت اُسکی مان باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق ہوجاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہین کہ صدقہ اُنپر حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرتؐ نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا بھی تاکہ لوگونکو عظمت دلنشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوٰۃ مین جو بموجب روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اُسدن بھی انہین چارون صاحبونکو چادر اوڑھا کے یہ آیت پڑھی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھہ لیکر فرمایا کہ اللھم ھولاء اہل بیتی یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیتؑ میری اور اور روایات متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر جب یہ آیت پیغمبرؐ صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیتؑ ارشاد فرمایا دعا یا ارشاد لفظ اہلبیتؑ کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا اور ہاتھہ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر مخصوص ہے پانچ تنونکے واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ابی عزیز ظاہر ہے

کہ جناب شاہِ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیث ثقلین
معمولہ فریقین سے واضح ہی کہ علیؑ اور حسنینؑ احد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سب کے طریقہ سے واضح ہی کہ وہ مخالفت
اکرنیوالا ثقلین کا ہی یعنی نافرمانی کرنیوالا خدا رسول کا بعضے علمائے ظواہر جو آمین
چون وچرا اور قضیہ دلائی اور لیت ولعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جھگڑے
نفسانی ہین عبث کاغذ روشنائی اور وقتِ عزیز کو اغوائے شیطانی سے مفت
گنواتے ہین دیکھنا قیامت کو کیسا پچتاتے ہین اہل حق کے نزدیک ایسا ہین
استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات رکیکہ در انکار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرنی ہی مخالف مین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنی صاحب
کی اس آیت مین بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہی اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علمائے زمان بنی امیہ بحوالہ روایتِ خوارج عجب عجب ما فی الضمیر ظاہر کئی ہین
اور ناحق مقدما اس طوالت کو پہنچایا ہے اور سدا انکی سرپھٹول کا محض نفسانیت
اور پیروش سخن اباؤ اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گھر ٹھہرانیکی سمجھا ہے
جیسا کہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پھوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سرپھٹول
کا یہ ہی کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجھے جاوین اور بیبیان پیغمبر صاحب کی انسے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہ
دوستی آل طاہر رسول مین ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہین زبان درازی
مین قصور نہین فرماتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول مقبول

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شائبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہین سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی اہلبیت کی ہونگی خواہ سنی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ حظ اس سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گے لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ رکہین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جہگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیا معلوم
ہووین اول تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کے دیکہیین کہ خدا تعالی فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح اللغۃ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادۃ خواستن
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالی ویجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفراء انہ العقاب و الغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کی یطہرکم یطہر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے یطہر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سے او
عیبون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرہ من النجاسۃ
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغۃ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہاب رجس کو نظر بر معانی مرقومہ مصرحہ ارباب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چون کہ بعد اذہاب رجس کے خدائے تعالےٰ
یطہرکم فرماتا ہے تو گویا تاکید اً مکرر فرماتا ہے اور پھر اُسکے بعد تطہیرا فرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور موید
تحتم ارادہ باری تعالےٰ تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بیشک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہین گے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسر اور موید اسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاءاللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے منصف خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جسمونکے
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرمادین
تو اس مقام مین بجز مہر سکوت ہونٹو ننسے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اسمین عجیب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھہ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہی وہ ان رعایتونکا اور لطافتونکا لحاظ رکھے تو کس کس طرح کی لطفیت اُٹھا
سکتا ہی غور سے خیال کیا چاہیے اور گوش دلسے سُنا چاہیے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاست ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہ ہونے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور باتفاق اس سے مراد لیجانا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفر تشنگی اہل ظواہر اور حظ اوٹہانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکہنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی بہی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکہے
تو بہی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ ان پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سید الواب سے لیکن پانچون
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے وہ بہی حیض سے طاہر ہین یعنی وہ سیدۃ النساء
دوجہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغۃ اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تہین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکہا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکہتی تہین جو کہ انکو حق تعالے نے عطا کیا تہا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بلا نقصان
ایام معمولی زنان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بہی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تہین یعنی یہ عطاے خداتعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تہین
حیض سے جو بات کسی پیغمبرؑ بلکہ ہمارے پیغمبرؐ صاحب کے بہی کسی بی بی تک یا کسی اور

صاحبزادیکو بہی حاصل نہ تہی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکہا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض ونفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بہی اور درحقیقت بہی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے اُنکی کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالی شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت ومعرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکو غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ واردہ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیتؑ کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور وتامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیتؑ رسولؐ یا اہلبیتؑ
نبیؐ یا اہلبیتؑ محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبرؐ خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیتؑ فرمایا یعنی اے اہلبیتؑ اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بہی دیکہہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکہا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کی صبح کی
وقت فرمایا کئے کہ الصلواۃ الصلواۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکہا گیا

اور بہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن مین بتفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بہی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکہا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
بنوۃ ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بہی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گہر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ بنوت کا نبی ہوگا اور آل اسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اسکے ہین حقیقۃً بہی اور حکماً بہی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
ان پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہوسکتا یعنی نبی تو خود مالک بنوت اور باقی یہ
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ حسب صدر
ظاہر ہے کہ اہل بیت بنوت کرکے چہہ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کئے
اور جب دعا جناب باریمین کی تو اللہم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا کئے - اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بہی معنی متفرع اور جسمانی ہین بیت
بنوت سے کما لایخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکہے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکہی ہی تو کیفیت اس رمز کی
اٹہاوے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
کہاتی ہین حدیث سد الابواب سے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین مین فقیر نے بہی اسکو شرح لکہا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود دو موقوف کئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب حسنین کے لئے حکم تھا کہ جنب اور غیر
جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد مین بھی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور انکی صاحبزادون
کے لیے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تھا اور سوا انکے اور کسیکے لئے یہ حکم نہ تھا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
وسیر فریقین سے ازبس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف کتخدائی مثل
معصوم ناکتخدا صاحبزادیون کے تھین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہری
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا ہین یعنی اُس ہر حالت مین بھی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر حالتمین گھر مین رہ سکتا ہی تو اطلاق حقیقۃ اہلبیت
کا سوا ان پانچ تنون کے کسی کے لئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لئے یہ فرما دین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودّات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور بھی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہانسے واضح ہے کہ فرمایا ہماری
پیغمبر صاحب نے انا وعلیؑ من نور واحد والحسنؑ والحسینؑ نوران من نور رب العالمین
والفاطمہ بضعۃ منی یعنی مین اور علیؑ ایک نور سے ہین اور حسنؑ وحسینؑ دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

اِن نوری جسموںمین دیکھی۔ اے عزیز نفس الامرمین جو انسان غور کرے تو کوئی
بشر انکے رتبہ کو نہین پا سکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف
اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اولبشرون کے ہوتے تو کیا
معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانیکی حاجت کی بھی اور غیر اس کے
بھی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تولد تناسل
سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز یہ محض
نور کبریا اور ظہور قدرت آلہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم
کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکھنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہے سوا
اِن کے کسکے اوپر صادق آتا ہے کون بشر ہے سوا اِن کے جنسے ابتدائے تولد سے
تا کوچ کرنیکے اِس جہانسے کوئی حرکت خلاف حکم آلہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی
آیت کبھی عتاب آلہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتدائے تولد سے تا خاتمہ کلمہ غیر زبان
مصطفوی سے لب ظاہری بھی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حوران بہشتی
ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکے اور کسکی لئے یہ طہارت ہے کہ فریقین کے
ہانسی یہ سب ہویدا ہے تو انسے یا ان جیسا طاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
کتب احادیث کی۔ اور بیت سے مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے تو بھی
نہایت لطافتین اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بھی چسپان ہے
مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکھتی مین بشروع آیات سورہ توبہ سے

جنسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمد مصطفےٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین نجاوی بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت دخول خانہ کعبہ کے ہہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ مصطفےٰ اور مودۃ قربے یعنی ان اہلبیتؑ کی اور ادائے صوم وصلواۃ حج و زکواۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اُس مین شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر اُن کی ہے اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور الحسن و الحسین ریحانتاے فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح کی گئی ہے یہ چارون تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند وارث حیات مصطفوی ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ ہین ویسے ہی یہ ہوئے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیواسطے ساتھہ پیغمبر خدا کے ظاہر و باطن مین نہین جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

پانچون تین خانہ خدا کی اہل لپکارسے گئی اور بعد نزول آیات توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرات الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہا اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جسوقت آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئی گئے یہ ابہی تشریف لیگئے تہے کہ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل کو اپنے حبیب کے پاس بہیجا وہ فرمان رب العزت لائے کہ یا محمد اس پیغام کو چاہیئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئی گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپنے ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوطہ مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت طول طراق سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جہگڑہ منازعت نفسانی کے اور لطیفہ باریک تراسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بہی مضمون ہے کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو منزاوار ہے چنانچہ وہ ہی لطیفہ ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہی کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائیشہ کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گہسیٹ لی جیساکہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بہی

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بہی خداتعالے نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سے جداگانہ بہ تشریح لکہا گیا ہے تو اہلبیت خاص بیت اللہ
اس طرح بہ واسطہ بہی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشاء اللہ
ہدایت فضیلت علیؑ مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جننے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو انسے زیادہ اہلبیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بہی وہین گڑا ہے یہ مثل ازبس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علیؑ ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
دامادی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بجہت تولد بالذات کس خوبی سے جیسا ہے بیان،
کہ انکا نال بہی وہان گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بہی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلبیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اب عارف خبیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب مصرحہ صدر
بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بہی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
لائق اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفوی اور مرتضوی ہین
اور ثانیا اور بالطبع وہ آل مصطفوی جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

کے واجب ہی یعنی فاطمہ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبا مین آنحضرت نے لیا
اور ہؤلاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و
تفاسیر فریقین سے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا
لفظ اہلبیت مضاف طرف بنوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاے اہلبیت
جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جائے اہلبیت بنوت اور قائل اُسکے خود
پیغمبر صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت
مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ
اضافت کے طرف یائے متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرماوین تو یہ چار دن
تن مراد ہوتے ہین جیسا کہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ
مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ
پر جناب سیدہ دوجہان کے فرمایا کئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ
اور ان پر عبا ڈال کے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہؤلاء اہلبیتی
اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا
اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور
فرماتے ہین نحن اہل البیت لایقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن انس
بن مالک تو اُسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوۃ ہے
یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے
کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسنینؑ تولد ہو چکے
تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو اُنکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اُسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ اُنکا
نہی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابونسی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف منسوب
کرسکتا ہی چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے دہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الاٰیۃ قال صلعم نزل ہذا الاٰیۃ فیّ وعلیٌ وفاطمۃ والحسن
والحسین یعنی تفسیر دُرر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے وفی شرف النبوۃ
قال بقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیٔ عند کل صلواۃ الفجر بعصارۃ
باب فاطمہ ثم قال الصلواۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا وقالت العائشۃ وام سلمہ قال رسول لعلیٌ وفاطمۃ والحسن والحسین
ہٰولاء اہل بیتی انتہے خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دوجہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اٹہو یاد رود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب السدعنا الفواحش

تفصیل اسی آیت کی ہی اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہی کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو انسے لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہی اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شنیع ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اُسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جاننا
چاہیئے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سُنو اُسی تطبیق کتاب خدا سے کرو
اگر مضمون اُسکا مطابق اُسکے پاؤ تو جانو کہ بےشک ہمارا قول ہے نہین تو اُسی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہی اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال و ابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ و منسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے اسمین ہین قول اہلبیت مفسر اُسکا ہے ای عزیز اسی جگہہ سی ہے کہ اہل البیت
ابصر بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر مین ہے یعنی گہر والا گہر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی سی نیز فاضل
عارف قطب الدین انصاری شیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعید مین قصہ طویل کے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو اے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمرا وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اذہب حسب

تصریح صاحب نزل الابرار وغیرہ اجماع تمامی بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سی جب واضح ہوا کہ پیغمبر صاحب خود فرماتے ہین کہ آیت مذکور میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے لئے ہے اور قرآن مین خطاب لنساء بنی کی طرف خدا تعالے فرماتا ہے خطاب بلفظ اہلبیت فرمانے لگا تو اوّل تو خود ہویدا ہے کہ یہ اہلبیت سوائے لنساء بنی کے ہین اور اگر بالفرض کچھ ابہام و اجمال بھی بسبب واقع کرنے اصحاب مرتبین قرآن کے بعد وفات پیغمبر صاحب کے اس آیت کو درمیان آیات متعلقہ لنساء بنی کے کسیکو واقع ہو تو قول و فعل رسولِ مقبول مفسر اور مفصل اُسکا ہوگیا کہ جناب آنحضرت نے فرمایا کہ یہ آیت ہم پانچ تنون کے لئے نازل ہوئی اور یہ بات کتب فریقین کی تفاسیر اور حدیث سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ ترتیب قرآن بموجب تقدیم و تاخیر نازل ہونے آیات کے نہین عمل مین آئی یہ آیات جو لنساء کی حق مین ہین اور وقت نازل ہوئین ہین اور آیہ تطہیر اور وقت مین نازل ہوئی اور ترتیب دینے والے قرآن کے بشیعہ سنی سب کی کتب سی ہویدا ہے کہ نہ معصوم تھے نہ محفوظ اور تمام بنی ہاشم کا اجماع ہے جنمین علیؑ و حسنینؑ ہین جو کلام اللہ الناطق اور افصح اور اعلم عرب ہین اور بارہا پیغمبر صاحب نے چادر مین انہین لیا اور عبا مین انہین لیا کہ اسی لیئے یہ آل عبا اور اصحاب کسا کہلاتے ہین یہان تک کہ آجتک انکی اولاد آل عبا مشہور اور زبان زد ہر خاص و عام کے ہے تو پھر اگر بالفرض کوئی حدیث برخلاف اسکے خصوص بموجب روایات عکرمہ جیسے اہل خوارج کی کہ بالاتفاق فریقین کی کتب سی اسکا خروج اور دشمنی اہلبیت طاہرہ ظاہر اور ہویدا ہو۔ شاذ ہو تو بے شک وہ موضوع اور کذب اور بہتان مخالفان اہل بیت طاہرین سی ظاہر ہے

کیونکہ صاف مخالفِ قرآن اور خلاف اقوال و افعال ورسولِ منان ہی جو بجد تواتر کو
پہنچے ہین اکثر علمائے نے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھ آیا ہی
لیکن چونکہ اس تذکار ظاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
رسول مقبول جانتا ہے اس لیئے اکثرونکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی
اور لذت ہی لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
نے باب ششم دہ باب مین جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور یرید ارادۃ سے ہی مراد اسکی
یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع
صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ
حکمتہ ہے ہونیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور
یذہب اذہاب سی ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بہی ہے
اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم
واسطے خطاب کے جسوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
اور جسوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور
پلیدی اور گندگی اور جو شے کہ نجس ہو اور اہل البیت اے علیؑ و فاطمہؓ و ابناہما
اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضے سے ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالے کا
اربعتہ حرم یعنی چار بزرگ ہین یطہرکم تطہیرا تاکید ہے اولی کی کیونکہ جب رجس لیگیا
تو پاک ہوئے پھر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ یعنیہا

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہٗ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت بمقتضائے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنے عقول کے سمجھین تب بھی کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی عقول کے سمجھہ سکین تب بھی اصل حقیقت کھلجاتی ہے وللہ در القائل در خانہ اگر کس ست ایک حرف بس ست عنایت الٰہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور کرے تو بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بھی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری اور مکانات خشت وگل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بھی اصل حقیقت پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریمین کسیطرحکا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیت مین کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور واثلہ بن اسقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات ہویدا ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جسدن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین معظمہ منظورہ کے گھرمین تشریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے فقیر حذرا لطوالت بطریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیرسن تھے دروازہ پہ تھے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کھڑے ہو و دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیتؑ کو میری پاس بھیجدو مسند احمد حنبل مین یہ بھی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑہتی تھی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تہے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتہہ گلے مین حضرت علیؑ کے ڈالدیا اور ایک ہاتہہ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تہے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچہے بیہایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علی
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہاکر یہ فرمایا اللہم الیک لا
الی النار انا و اہلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور ہین اہلبیت
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم انا ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوٰتک و
برکاتک علی محمدؐ و علی آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمدؐ کی گردان
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہے
بزرگ اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم ہولاء اہلی اللہم ہولاء احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیتؑ میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم
ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیت میری اور بالجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تہے کہ یہ کلمات آپ
فرماتے تہے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینے دروازہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اوٹہاکر داخل اس چادر کے ہوون آپنے فرمایا کہ تم تداخل ہوتہا
ان کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیت تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بہی نیکی پر ہو اہلبیت میری یہ ہین یعنی داخل اس

تفضیلت آیہ تطہیر مین ساتھہ میرے یہ ہین غرض طُرق متواترہ سے یہ حدیث بحد
تواتر کو پہنچی ہے بلکہ بموجب تصریح صحیح مسلم وغیرہ اوپر بہی گذرا کہ حضرت عائشہ
نے بہی چادر کا کونہ دور کر اٹہا کے اندر داخل ہونا چاہا تہا کہ آنحضرت نے چادر گھسیٹ
کے صرف اتنا فرمایا کہ تم باہر چادر کے ہو جاؤ اور تمام طُرق احادیث کے مضامین سے
واضح ہے کہ گھر مین تو جناب ام سلمہ کے حجرہ مین یہ نازل ہوئی اور یہ حضرت عائشہ
سے جو روایت ہے تو روز مباہلہ کا اور اور دونوں کا ذکر ہے کہ جب حضرت نے ان
چارون نوری جسمون کو چادر مین لیا تب یہ آیت پڑہے اور اللہم ان ہولاء اہلبیتی
فرمایا اور یہ اسوقت کا ذکر ہے جسوقت واسطے مباہلہ کے آنحضرت تشریف لیچلے
تہے بالجملہ یہان جو مقصود و مطلوب ہے وہ صرف اتنا ہی اور ہویدا ہے کہ اگر ان
جو آیت نازل ہوئی تو ام المومنین حضرت ام سلمہ کے گھر مین ہوئی اور اسوقت
انہین بہی دروازہ پر بہیدیا تہا اور حال انہین ام المومنین تک کی عرض کرنیکا
بلکہ بعد اسکی بہی حضرت عائشہ ام المومنین تک کی عرض کرنیکا اور آنحضرت کا
جواب دینا بلکہ چادر کا گہسیٹ لینا سابق بہی اور اب بہی مکرر اور مفصل ظاہر
ہے تو بموجب مذاق اہل ظواہر کے بہی جو صرف اینٹ مٹی ہی سے گھر مراد ہونیکا
ادعا کرتے ہین فقیر عرض کرتا ہے کہ نظر بر مصرحات تمام معانی مصرحہ آیت مذکورہ
یعنی اذہاب رجس اور تطہیر تمام عیوب ظاہری اور باطنی کے اور وقت نزول آیت کی
مخصوص انہین کا ہونا صرف انہین پانچون نوری جسمونکا اور ام المومنین تک دروازہ
پر بہیجدینا یا ٹہراکر دینا پیغمبر صاحب کا منصف خبیر دیکہی کہ سوا ان پانچون جسام
نوری موجودہ اندرون بیت مذکورہ کے اور کون داخل ہو سکتا ہے اور تصریحات

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کا اور گواہیان
امہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے ۔ غرض فقیر کی معاذ اللہ کسر
شان امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیتؑ حقیقی اور اصلی
کا ہے اس آیت مین سوا اِن پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
بلکہ غصب حقیت اُنکی ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور
ہین مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا
طلاق دینے پر پیغمبرؐ صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کی ہر حال مین اورون پر
نکاح بہی اُنسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیتؑ سے کیا امہات
مومنین اور کیا غیر اِن کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا
نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لایقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین
قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہد عادل قولِ فقیر ہے اور نزول آیات
عتاب اور صدور مناکرو منا ہے انکی اغیار کا تا بعضی امہات مومنین اور اکثر
صحابہ کبار مشہور مقربین تک بہی بسا اوقات از بس ہویدا ہے ای عزیز تو تو
مین مین نفسانی اور منازعات وساوس شیطانی مین پڑنا محض خانہ ایمان کو
برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہیئے کہ علم الٰہی مین موجود تہا کہ ہماری
مخلوقات مین اس ذات وصفات کے لوگ بہی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
پیغمبر کی خاص عترت و اہلبیتؑ طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکی ہوکر
قصور سمجہین گے تو اُسنے سب قسم کے لوگونکی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نچھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور لیت ولعل کی گنجایش
نہ ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور بالجملہ نظر بر مصرحات صدر اگر گھر ہی
اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو بھی واضح ہوا کہ وہ اسوقت کا گھر خاص ہوگیا جسمین
یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
نسبت ان خمسہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت
اس گھر مین ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص
گھر انکا تھا دروازہ پر تشریف رکھتی تھین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر
دیکھہ لین اوپر بھی ذکر ہوچکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
نبی کا اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کرکے انکی طرف خطاب
اہلبیت خیال کرسکین جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیتہ کہ خاص ازواج معظمہ
کے حق مین ہے صاف اضافت نسا کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نسا النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب
بھی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور
یہ بھی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخالفین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ
احتمال تغلیب ہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بھی احتمال اہل ظواہر قابل
کان دہرنی کچھہ ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غباوت طبع اور
وساوس طمع وہوا نفس محبت دین وا قوال اسلاف اپنے کے بالفرض والتقدیر
صراحتہً انکار بداہتہ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ شیخ

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہوجاتی ہین کیونکہ اہل
خانہ نبی کیطرف خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ نبی خود نبی اس خطاب کے داخل نہین
ہوسکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے نبی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیون کی طرف ہوگا
نہ نبی کی طرف تو چاہیے کہ نبی شامل اس خطاب مین نہون تو اس فضیلت اذہاب
رجس اور تطہیر مین بھی نبی معاذ اللہ بموجب تجویز رائے اہل ظواہر کے داخل
نہون اور یہ بات بھی سب مسلمانونکے ہان باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت مین شامل ہین
اور چار نوری جسم علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اور اگر بالفرض و تقدیر اقوال منکرین ہدایت
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالت کے اہلبیت
سے تمام رہنیوالے بیت نبی کے مراد لئے جائین تو کچھہ تخصیص صرف ازواج معظمات
نبی یا اولاد نبی یا اقربا نبی کی نہین ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے نبی کے گھر کے ہون
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ بیٹے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہین
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یون ہونگے کہ خدا تعالے
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمسے اے نبی کے گھر کے رہنیوالے
یعنی جو لوگ نبی کے گھر مین رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر مین رہتے ہون وہ اذہاب رجس اور تطہیر مین سب یکسان ہون
یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہون اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانونکے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
حالسے ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت مین اکثر ایسی باتین خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئین کہ آیات عتاب اونکے لیے بارہا نازل ہوئین اور بعد وفات آنحضرت
کے بھی ایسی باتین اکثر ونسے واقع ہوئین کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا اور رسول ہین
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہین اسلیئے تشریح اور تصریح
ایسی باتون کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیت طاہرہ اور انکی اغیار کی بہ مقصود اظہار فضائل
اہلبیت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل مہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکھدیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے بیچ تفسیر
آیہ وقد صغت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ اِن دونو ام المومنین سے نے
خلاف فرمان رسول منان آنحضرت کے بہید کی باتین افشا کرین تو خدا تعالیٰ نے
اپنے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونون بیبیون کے حق مین
خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عائشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہارے
تو ازراہ حق سے منحرف ہو گئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضتہ الاحباب مین اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکھی ہے خلاصہ
سبکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تھے اور ام المومنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لیئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے شہد رکھ
چھوڑتی تھین تو حضرت کو بسبب اِس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر لگتی تھی
ان دونو ام المومنین نے آپسمین موافقت کر کے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ
ہم دونو مین سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہوے کہ یا
حضرت آپ کی دہن مبارک سے معافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کر ہنگرہ کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تھے
تو آپ اُنکی پاس کا جانا چھوڑ دینگے غرض انہون نے بموجب اپنی مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھہ بطور راز کی فرمایا اُسے افشا کر دیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اِس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل برائے زینب جحش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے برائے
آن سرور نگاہداشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل برائے وی میکرد و بنا بر آنکہ عسل دیر آب میشود زیادہ تر بود
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوئے معافیر می شنویم مگر
معافیر خوردہ و معافیر جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختیست از قسم نگون
کہ رائحہ کریہہ دارد و حال آنکہ حضرت از چیز ہائے کہ بوئی بد داشت محترز مے بود کہ چہ با ملائکہ
در گفت و شنید بود و ایشان از روائح خبیثہ متاذی می شوند ہمچنانچہ بنی آدم
متاذی مے شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد وے آن سخن را چنانکہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود مغافیر نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش
زینب بنت جحش آن زن گفت چه رسیده است نحلته العرفط یعنی چریده است زنبور
این عسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز ازان عسل نیاشامم
و در روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که ازان عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با
هیچکس مگوئے آن زن قبول نمود فاما بقول خویش وفا نکرده بان دیگرے گفت
جبرئیل آمد و آیت آورد انتہے کلامہ - اور احادیث صحیحہ سے ظاہر ہے کہ بسبب ام المومنین
ماریہ قبطیہ کی پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہونیکی حضرت حفصہ بہت خفا
ہوئین اور آخر خود بھی اور حضرت عایشہ بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول
اور مورد عتاب الٰہی ہوئین چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی
سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاحباب اس مقام کے بہی حفظا للطوالت
لکہی جاتی ہے یہ عبارت بہی عبارۃ معانقہ کے بعد قریب ہے سید عالم در خانہ حفصہ
بود وے باذن آن سرور بدیدن پدر از خانہ برون رفت حضرت فرستاد و
کنیزک سریہ خود را ماریہ قبطیہ بآنجا طلبید و باوے صحبت داشت چون حفصہ
مراجعت نمود دید که در حجرہ و سے بستہ است لحظہ توقف کرد آن سرور در خانہ
را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کرد و با حضرت معاتبہ نمود و در روایتے آنکہ
گفت یا رسول اللہ در خانہ من در فراش من با کنیز کی صحبت میداری و در روایتی
آنکہ گفت از میان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
راضی نیستی بلکہ او را بر خود حرام گردانم گفت ہستم پس فرمود که او را بر خود حرام گردانیدم
حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود چیزے کہ خداوند تعالیٰ بر تو حلال گردانیدہ

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
ہیچکس نگوئی حفصہ قبول نمود وچون حضرت برون رفت دیواریکہ میانہ او وعائیشہ
بود بدست خویش بزد تا عائیشہ واقف شد وبیاید وحفصہ آن سخن را باوے گفت
ودر روایتے آنکہ حفصہ بخانہ عائیشہ رفت وگفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
خود را بر خویشتن حرام ساخت واز وخلاص گشتیم وچون عائیشہ بآنحضرت ملاقات
نمود بر سبیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت داری تا
باقی روزہاے مر زنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد وآیات اوایل سورہ تحریم آورد چنانچہ سابقا
مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ ہیچکس را خبردار نکنی روا باشد کہ این
سر را افاش کردی گفت ترا کہ خبردار گردانیدہ فرمود خداوند دانا و باریک بین مرا خبر داد
چنانچہ آیت کریمہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ
وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْۢبَاَکَ ھٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا
وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ از ان خبر میدہد۔ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہین جس وقت بھید کہا ہی نے طرف بعض بیبیون اپنی سے
یعنی بھید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کردیا اس بی بی نے اسے اور ظاہر کیا خدا نے
اس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اس بی بی کو ساتھہ اس افشا کرنے کے تو کہنے لگی
جتایا ہی تجھہ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجھکو جاننے والے خبردار نے یعنی

خدا تعالیٰ نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالیٰ کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
قلب تمہاری اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اُسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ وہ یار و
مددگار ہے اسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اسکے یار و مددگار ہین اور تمام فرشتہ
بعد اُسکے مددگار ہین پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کواشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابونعیم اصفہانی وغیرہا کتب علما سنت جماعت مین اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ مین ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہین۔ اور تفسیر زاہدی
مین بھی ہے وَاِنْ تَظَاهَرَا اَی تَتَعَاوَنَا اے حفصہ وعایشہ فی معصیۃ الرسول و ایذایہ
یعنی اگر آپس مین مددگاری کرین عایشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
اُسکے تو تحقیق خدا تعالیٰ حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی الغیب بعد
قصہ ایلا یعنی قسم کہانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیجیئے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
اُنکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت نے رجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا النبی
قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً
جمیلاً نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیونکو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اُسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون مین
تمکو یعنی طلاق دیدون۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شان مین
ہے عسٰے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات
تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکاراً یعنی نزدیک ہے کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اسکا بدلا دیوے اسکو جورو ین بہتر تمسے مسلمانیان ایمان والیان

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنیوالیان
طاعت خدا اور سول مین بیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر بی بیان
خدا تعالے اور اپنی پیغمبر کو دیویگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب اُنکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل اُنکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل یہان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا راسقدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو نوام المومنین رہی ہین کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دونو صاحبہ کیواسطے آیہ وان تتوابا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیاتِ آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بھی جو کچھہ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالیٰ
تمامی ازواج بنی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ و رسولہ یعنی بیٹھو تم بیچ گھرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنی تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تہین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داودؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکھا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑہکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتہہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولیٰ کی باتین اور قایم رکھو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اُسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
باتونکی بعد پہر اطاعت خدا و رسول کی خدا تعالے نے تاکید فرمائی ہے یعنی جو ضمنی حکم اور

گذرے سب بموجب حکم خدا ہی کیے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن تمام حکمون کے سوا اسکے پھر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بھی واجب ہے اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتین مرحمۃ الصدر عمل مین آوین باوجود سوا انکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوے تو پھر مرتکب نافرمانی کا وہی حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھین کیونکہ یہ بہت صغر سن سے پیغمبر صاحب کے پاس تھین اور بہت نزدیکی رکھتی تھین بارہا پیغمبر صاحب سے سُن چکی تھی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ مین سُن چکین تھین دیکھہ چکین تھین کہ علی بموجب حکم خدا تعالے کے نفس رسول ہین اور وقت مباہلہ انکو ساتھہ پیغمبر کے دیکھا خطاب اہلبیتی مین پیغمبر صاحب کی زبانی سُنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود انسے حدیث موجود ہے کہ سابقًا ذکر ہوئی اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین بغض رکھنے کا تجھسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ سب کچھہ مفصل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات باسانید معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل مولائے مومنین مین انشاء اللہ تعالیٰ قریب دیکھوگے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیۃ الاولیٰ خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

موسیٰ کے اور جاہلیہ اُخری خروج ام المومنین حضرت عائیشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن
مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس
برس زندگانی کے سو صفورا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تہی حضرت موسیٰ کی خروج
کیا اور یوشع سے کہا کہ مین اولی اور حقدار ہون امر وصایتہ مین اور اسواسطے
مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی اُنکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا
بعد اُسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائیشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہی
کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اُسکی لشکر کو قتل اور اونکو
قید کرینگے اور بہی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا
کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائیشہ کو تاکید
پیغمبر صاحب فرمایا گئی ہین کہ خبردار پرہیز رکہنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے
مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکھتا ہے حال ہین اِن بی بی
صاحبہ کے لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ
کا ساتہہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح صحیح بخاری مین ہے کہ لاتطیب لہا نفساً
ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتہہ
نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کو نوبت پہنچتی
ہے۔ اے عزیز فقیر کی این التماس کو کچہہ سعایتہ بنظر اظہار عیوب نہین خیال
کرنا چاہیے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچہہ وقوع

مین آیا ازبس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھہ کر انسان کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مورخ بھی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے
کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تھا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پھر اُسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ۔ یعنی کون چیز تھی سبب خروج
کرنے تیرے کا طرف اُسکے یعنی پھر کیونکر لڑائی کی علی ابن ابیطالب سے بی بی عایشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکر جورو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اُسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالٰے سے ہوئی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بھی تقدیر خدا تعالٰے سے ہوئی
ای عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کو مان کر
پھر پیغمبر کا جان بوجھہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کرکے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور امر نواہی کا سنکر سہو اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدر مین جو
ہونا تھا سو ہوا تغیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بھی خاص ان
ام المومنین محمد وحہ سے جو کچھہ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بھی اہل ظواہر اب
اعتقاد کریں تو ازراہ انصاف کے دیکھہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالیٰ
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحتہ دیکھہ چکے ہو کہ خدا تعالےٰ
نے ارادہ کیا تطہیر مخاطبین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا اُنسے اور یہان بعد

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھہ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا ہے من البصر لنفسہ و من عمی فعلیہ رمز آگاہِ آگاہ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول و اہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بجدار کہے اور وساوسِ شیطانی آوین تو لاحول اور درود پڑہے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھہ اور مخالفت اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکہہ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کرچکا ہے اور خالصتہً للہ پہر کہتا ہے کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور سنا لہا سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ میان شیطان صاحب کہ کبہی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تہے بلکہ اُمہ کذا بین وظالمان منصوصی تک کا بہی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین با تصاف ستہ و لعن

مشهورہ بلکہ پہلی یا اخیری کسی طرح زبان پر لانے سے بری رہتا ہی ہان بنا بر
اتباع خدا اور رسول برائت قلبی اور بیزاری دلی واجب اور ضرور جانتا ہی اسے
بخیر خدا تعالے تصدق اپنی حبیب محبوبین کا سب مسلمانونکو ہدایت نصیب کرے
احادیث کثیرہ صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ سنت جماعت اور کتب شیعہ سے
خوب ہویدا ہے کہ بہتیرے انمین سے بعد پیغمبر صاحب کے اپنی اس حال پر پہر گیے
جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنے رکہتے تہے اور خاص اصحابون مین تہے یعنی خاتمہ
کے وقت ایمان نرہا تو ہمسایہ کے دور افتادون اور سیہ کارون کا کیا حال
اور کیا اعتقاد کا الیقین اللہ تعالے خاتمہ بخیر اتباع رسول و اہلبیت رسول مین
کردے تو ٹہکانا ہووے کتب فریقین سے ہویدا ہی کہ یہ شامت صرف براعتی
اور مخالفت و معاندت اہلبیت سے بسبب نفسانیت کی انکو نصیب ہوا اللہ تعالے
تصدق اپنی حبیب کا ہر وقت وساوس شیطانی اور ہواے نفسانی سے محفوظ
رکہے اور محبت مین اہلبیت رسول مقبول کی خاتمہ کرے فقیر کو اگر پیغمبر صاحب کے
تابعہ ایک کنیز کے ادنی کنیز خادمہ کی نعلین کی خاک ہاتہہ لگے تو آنکہون مین تبرک
سرمہ کر کے لگاوے اور ذریعہ نجات و شفاعت سمجہے اور یہی ہر شخص کو نصیحت کرتا ہے
ہر مسلمان کو یہی بات لازم ہی کہ پیغمبر صاحب کے تابعدارون کی تابعداری کرے اور جو رسول
اور اہلبیت رسول سے ایک ذرہ مو مخالفت اور عناد رکہتے تہے خواہ کیسا ہی عابد
ہو یا زاہد یا کیسا ہی حالت حیات زندگی رسول مین مقرب ہو یا غیر مقرب جسنے
خود رسول یا اہلبیت رسول سے خواہ حیات مین خواہ بعد وفات کی مخالفت و
معاندت کی اوسی مخالف خدا اور رسول سمجہے البتہ اس سے محبت کرنے اور اسکا

اتباع پہر مخالفت ہی خدا و رسولؐ و اہلبیتؑ رسول کی تفصیل اس اجمال کی رسالہ بدایۃ العلوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیجاءُ امتی مین فقیر نے بہی تشریح لکہی ہے جو
شخص تفصیل دیکہنا چاہے وہان دیکہے مختصراً یہان اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعضے اصحاب اولٹے ہاتہہ کی طرف ہی پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین اہنین دیکہکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچہہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرینگے کہ
مین گواہی دیتا ہون انکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لائے نماز پڑہتے
تہے روزہ رکہتے تہے زکوٰۃ دیتے تہے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تہے تب یہ حکم الٰہی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پچہلے پانون پہر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سی باہر نکل گئے بمجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے ادہر وفات پائی اُدہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیتؑ سی برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکہنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تہے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اسطرح جانب شمال سے آوینگے
جنکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچہہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیتؑ رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگی جو پیغمبر صاحب سی سُن چکے تہے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علیؑ اور

فاطمہ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دس مہینے تک دیکھے چکے تہے کہ خود دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ فرماتے تہے اور یہہ آیت تلاوت کرتے تہے او پہر یہہ صواحب لعد پیغمبر صاحب کے اِس آیت کو ازواج کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول و خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربیٰ وغیرہا سب سے کہ اپنی اپنی جگہہ سب بتشریح لکھی گئی ہین ازبس ہویدا ہے کہ ان نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ فرمایا چنانچہ اور بہی تہوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ ان اہلبیت کے اتباع کو عین اتباع خدا و رسول فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن ایزد منان کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا انسے صلح رکھنی بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ واسطے ہر ایک اِس نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین بتفصیل مذکور ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان ہی ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑھتے پڑھتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سر مو مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیت کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اس شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اسکا بخیر نہیں حشر اسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی محمد سالم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب صول ایمان مین جو فصل فضیلت و

محبت مولائے مومنین علیہ السلام ہین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے لکھتا ہے۔ حضرت اُویس قرنی کہ کبرا ر اولیا ر اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعہ است گفتند کہ میان علیؑ و معاویہ محاربہ ہست دحال بنصرت علیؓ متوجہ شدند و درین اثنا ر شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام بحق بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ بداری مرا با امان و امن آنچہ از احادیث و اقوال علما بہ ثبوت پیوستہ ہست در ذخایر عقبٰی از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد بعلیؑ دشمنی دارد بمن و ہر کہ رنجانید او را پس بدرستیکہ رنجانید مرا و ہر کہ رنجانید مرا پس بدرستیکہ او رنجانید خدائے عز و جل را وَاَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رضہا اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی دوستی علیؑ عبادت ہست قطعہ حب حیدر عبادت حق ہست۔ حب حیدر عنایت حق ہست ٭ ہر کرا حب حیدری باشد۔ دایما و بہ بہتری باشد ٭ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا النَّاسُ مِنْ شَجَرَۃٍ شَتّٰی وَاَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من و علیؑ از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ رواہ الحاکم عن ابن عباسؓ یعنی من سردار اولاد آدم ام و علیؑ سردار عرب ہست

چون حب مصطفیٰ ہمہ خلق واجب است	حب علیؑ و آل علیؑ نیز واجب است
بین نبیؐ و علیؑ ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر وست ہست ولایت برین

پیمبر که بد سرور انبیا　　علی را بدان سرور اولیا

در تحفه اثنا عشریه مذکور است که محبت علی فرض است مثل محبت
پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علی بعد از محمد مصطفیٰ
پیر او ست در دنیا و عقبے دستگیر و نیز گفته اند مذهب حق حب احمد و مرتضیٰ
در ولائے آل شان بودن فدا هر که او شد منحرف از این طریق دایما در چاه حیرت
حریق + و در ذخایر عقبے از عبد المطلب بن عبد الله بن حنطب آمده که گفت فرمود
رسول خدا صلعم اے مردمان وصیت میکنم شمارا بحب خدا و حب برادر من علی کرم الله
وجهه که ابن عم من است بدرستیکه نه دوست دارد او را مگر مومن خالص و نه
دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمده که فرمود رسول خدا دوستی علی
میخورد گناهان را چنانچه میخورد هیزم را آتش - اسد الله ساقی کوثر اسد الله حامی
محشر + اسد الله مظهر اسرار - اسد الله مظهر انوار + اسد الله هادی رهبر اسد الله کاسر خیبر +
اسد الله سرور غالب + اسد الله رهبر طالب + یا علی یا علی بخوان هر دم تا رهایی شود
ترا از غم نیستی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضےٰ داری + حب احمد ترا شود شافع
حب حیدر ترا شود نافع + روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود
رسول خدا فرمود حق تعالے برائے من و مر علی را داخل کنید در جنت کسی را که دوست
دارد شما را و داخل کنید در نار کسی را که دشمن دارد شما را - رساله ملا علی قاری در ذخایر
عقبے از انس آمده که گفت رسول خدا بالا بر آمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود
کجا است علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه پس گفت علی حاضرم یا رسول الله پس
ضم کرد وی را بسینه خود و بوسه داد میان هر دو چشم وی و فرمود باواز بلند یا معشر المسلمین

این برادر من است و ابن عم من و هذا لحمی و دمی و شعرے

چه عجب وصل آنجناب باد — لحمک لحمی است خطاب باد

پس چو فضلے کند کسے بمیان ٭ کرد برباد دین خود لعیان ٭ این پدر حسن و

حسین است که سید جوانان اہل بہشت اند این کشاینده در ہاے زمن و

شمشیر خدا و تیغ وی برزمین بر دشمنان علی لعنت خدا و لعنت کنندگان و حق تعا

از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکه دوست دارد که خدا و رسول خدا

بیزار شو از وے پس بیزار شود از علی پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را

به غایب و نیز از ابن عباس آمد ہر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بروے و لعنت

لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد که بغض حضرت علی کرم اللہ

وجہہ موجب کفر و خران آخرة است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی لعلی نیست کافر است

گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باش ٭ کسے را که بغض علی در سر است ٭ بتحقیق دانی که او

کافر است ٭ حب حیدر را بیاد در دل بداد تا بیابی عیش در دار القرار ٭ حب حیدر ہر کرا

در دل بود۔ او ز دنیا مومن کامل رود ٭ حب حیدر ہر که باشد در دلش۔ در جنان

یابد ہمیشه پرورش ٭ حب حیدر کن بہر دم حرز جان۔ تا ز ہر رنج و بلا یابی امان ٭

پند این مسکین را در گوش کن۔ جام حب حیدری را نوش کن ٭ و گفت امام احمد

ما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلی کرم اللہ وجہہ یعنی نیامده کسی را

از فضایل و مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت ورود اخبار و آثار در فضایل

وے آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم اللہ وجہہ تقصیر کرده و بغض و عداوت

را اراده داده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

کردند ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امیہ در اظہار فضائل وے بقصد رد و زجر کوشیدہ وہر جا کہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے وارد رسول خدا بیکدیگر و عقد مودت
واخوت بست و این بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہ
درحالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او ولیں گفت برادرے دادی میان یاران خود
و برادرے ندادی میان یا ہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت ونیز وارد است کہ فرمود رسولخدا مَنْ لَمْ یَقُلْ عَلِیٌّ خَیْرُ النَّاسِ فَقَدْ کَفَرَ
کَذَا فِیْ مُخْتَصَرِ تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ لِلشَّیْخِ رَحِمَہُ اللّٰہُ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمودے علی ز بعد محمد ز ہر کہ ہست بہ ہست + اگر تو مومن پاکی نظر بغیر مدار + ونیز
گفتہ اندکہ بعد از خدا بزرگ بنی بعد از ان علی + آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز علی + ونیز بو علی قلندر گفتہ اندے ذکر علیؑ آل علی ہست خوش گوار + بر قلب
عارفان خدا نقش استوار + ونیز گفتہ اندے ہیچکس از جز علی بہرۂ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت + راہ ہمین است یار گر تو بدانی بحق۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضۂ رضوان بیافت۔ وسند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند فرد بعد بنی عالم اسرار غیب
غیر علے ہیچ یکے را مگو۔ حب علے ہر کہ ندارد بشد۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو۔ یہہ تھی بعینہا عبارت مولوی محمد سالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابو بکر التاشبادی کہتا ہے۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو۔ ور کوثر اگر سرشتہ گرد دگل تو۔ چون مہر علی نباشد اندر دل تو

مسکین تو دُر بنجہا سُئے بے حاصل تو۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث فریقین اور فرمودۂ رب خافقین کے ہے تفصیل اس کی آیۂ مودۃ فی القربیٰ میں بہ تشریح مذکور ہے شاعر ہند بھی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے۔ بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے۔ زاہد تیری نماز کو میرا اسلام ہے۔ بالجملہ مقام غور سے منصف خبیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خدا تعالےٰ کے طاہر کیئے ہوئے ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اور لوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک کے حق مین آیات عتاب دیکھ لین تو انکی فضیلت طہارت مین شامل کرنا ان کا انکی کسر شان صاف اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صاف فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین مین بتشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جاننا چاہیئے اور اس فضیلت عطائے ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو بہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کر دینا ہے انکے کم رتبہ والون سے یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومۂ صدر وغیرہا موثقۂ فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا اور رسول اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے۔ مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیۂ تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ٭

چہ گوئیم توصیف اہل عبا	فزون ست ز تحریر و تقریر ما

چہ گفتہ شود وصفِ شان اے پسر	کہ انوار حق اند بصورت بشر
گر آنہا نبودے جہان ہم نبود	نہ بودے کسے را ظہور و بود
نبود انس و جن و نبودی ملک	نبودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان	برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبول اللہ اہل بیت اند	محبوب اللہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم	آن نور اللہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ - فلا تعدل باھل البیت خلقا
فاھل البیت ھم اھل السعادۃ فبغضھم من الانسان خسر حقیقی
وحبھم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیتؑ کے پس اہلبیت
وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کاری
حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے - ای عزیز
جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظاہر
کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و
لطافت مصرحہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خبیر بدون تعصب نفسانیت کی
بے شک و شایبۂ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن
سب قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ ناحق
اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالیٰ کے یعنی معصوم
اور پاک ہین ان سب باتون سے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صواب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کے یہ ہے اور جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسے
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود مغضوب انکا مغضوب الہی اور مقبول انکا مقبول الہی نافرمان انکا
نافرمان حق جل وعلی اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہی
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اول مین گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جو وہ
ہین کہ خدا تعالے نے سب بیہودہ اور بیفایدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کے گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کسیطرحکا حالت غیظ و غضب مین بموجب ہواے
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ انسے ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجانا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووے نعوذ باللہ من ہذا الوساوس اے عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھہ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھہ وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دہوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالے قرآن مین

سب اصحاب بدر کے حق مین بہی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذھب عنکم رجز الشیطان تو اگر ایسے کلمون سے عصمت ثابت ہووے تو چاہیئے سارے اصحاب بدر وغیرہ اور لوگونکو بہی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے دہوکے کہاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی سے اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بی اصل اور صرف وسوسہ شیطانی ہے ای عزیز ان آیتون کو بغیر آیات ماقبل ومابعد ان کے زبان پر لانا مثل ایسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربو الصلوٰۃ تو کہے اور وانتم سکاریٰ کو نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتون مین زمین وآسمان کا فرق اور قیاس مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکہے کہ تطہیر کے معنی ہین پاکی نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی آیت ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے چنانچہ حق تعالے بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ مایرید اللہ علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالے ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکہتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک وپاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تمپر کا شکے تم شکر کرو اور اس سے پہلی یہی آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام ہین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہ ہونسے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی فرضیت لینے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اوس سے مستحق ثواب کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانون کے حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر بدر مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو نہانے کی حاجت ہو گئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اوسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھ ہین اور جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اوس حالت مین نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی رفع ہوا تب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماءً لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعو نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تمکو ساتھ اوس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہان طہارت نجاست بول وغایت اور جنابت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا نام خدا تعالے نے لیا ہے اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کے نہین دیتا اور اذہاب وسوسہ جو کہ وہان پانی کے نہونے سے اوسوقت عارض ہوا تھا اذہاب عموم گناہ و عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تھا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تھا۔ پانی میسر ہو گیا وسوسہ رفع ہو گیا۔ اس آیت مین بھی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بغیر جملہ سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اوسی کے ہے کہ لا تقربوا الصلوٰة کہتا اور وانتم سکارے

کو کہا جاتا اے عزیز آیت تطہیر مین غور کر کہ اذہاب رجس بہی کن معنون مین ہے اور
تطہیر بہی کن معنون مین اور پہر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بہی ذکر
ہوا اور آگی بہی انشا اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
دہو کی محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر بہ بین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ لیطہر اور بعد اسکی
پہر تطہیرا اور پہر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتہہ اذہاب فواحش کے اور پہر علاوہ
ان سب باتون کے اور آیات و احادیث متفق علیہا فریقین سے وجہ خاص ان
اہلبیت کے لیئے ہین کب کسیکو نصیب ہین بالجملہ صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت
پر ان سب مراتب مفسرہ و مصرحہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے
حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت
کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً اور
سہواً وغیرہ سب بری باتین لے لین یعنی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر بسبب
لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
سے کسی بات مین ظاہر ہوتا بہی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ اوسے
غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ لیغضب اللہ لغضب الفاطمہ
یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے ساتہہ غضب فاطمہ کے اور حدیث من اغضبنی فقد ا
غضب اللہ اور یا علی حربک حربی اور انا و علی من نور واحد اور الحسن و الحسین نوران
من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور شرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا مین کہ جو

سب کتب سنت جماعت کے ہان کی ہین اور کتب شیعہ مین بھی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح
سے اپنی جگہہ مرقوم ہین تفصیل اسی اجمال کی ہے ای عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد اِن بزرگونکا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ
فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ہان سے واضح ہے کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور
فی الحقیقت اگر خدا تعالے ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب انسے نلیجاتا تو کیونکہ اُن کا
غضب عین غضب الٰہی ہوتا ای عزیز دیکہہ لغضب اللہ لغضب الفاطمہؑ مین غضب مقید
کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب انکا خطائے بشریت سے
غیر حق ہوتا یعنی انسے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو ہر ظاہر ہے کہ کیونکہ
پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکی غضب ناحق سے کیونکر خدا غضب
ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا و رسول کو کبھی
نہین چاہئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا و رسول سے باہر ہو جاتا ہے معاذ اللہ
جسپہ یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بیحد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
ظاہری رکہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا و رسول وہ مغضوب الٰہی ہے دل سے اس سے
بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا محفوظ رکہے اپنے اور اپنی رسول
اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکہا ہے بعضے علمائے ظواہر
سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدۂ دوجہان کو
غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق ردّ
کردیکہا گیا اے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہے خالصتہً للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیتؑ کی فضیلت کسیکے جاننے سے اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی فائدہ
دنیاوی کسی طرحکا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کرے بے شائبہ
نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسانکو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بھی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووے ہر بشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کی ہانسے
ہویدا ہے پھر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا ماں باپ یا بھائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اِسکے کہے یا برا مانے اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبرؐ اور انکی ال اہلبیتؑ نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آویگا غور کیا چاہیے سنی و شیعہ سبکے ہانسے جب واضح ہے بغضب اللہ
بغضب الفاطمتہ پھر کیونکہ کوئی مسلمان غضب فاطمہؑ کو غضب نفسانی مثل اور بشرونکے
خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دو جہان کا کیونکہ سوا دشمن کے کسے اور کے مُنہہ سے
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سے
بری اور پاک طاہر ہوئے تو یہی معنی ہین عصمت کے۔ اے عزیزا نہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیے یعنی جیسے کہ بچہ ماکی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے ان پانچون نوری جسمونکا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود اُن کے اذہاب رجس اور تطہیر پر مستقیم ہو تو پھر
توہّم ایقاع صدور گناہ صغیرہ وکبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبھی شر شیطان سے
بعض ہی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اِس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلا نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لیے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالے کو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب
عنکم الرجس وطہّرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالیٰ بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ اے عزیز خدا محفوظ رکھے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ
محض سفسطہ ہے کیا پوچ لچر خطرہ ہے اِس مبتلائے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ
عقیل وخبیر تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بہی ادنیٰ غور وتامل سے جان بوجھہ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمانِ ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار نفا اور استمرار اُسکا زمانہ حال و
استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اُسے بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً اکیس برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ اُرید اور
فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندی مین کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہون مین
اور اِسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کا مراد و مقصود مین مطلوب ہوتا ہے
تو اُسکو بہی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ۔ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء ویرید الشیطان ان یضلہم اور
سوا اِسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصیٰ ہین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقع کرنیمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتدا سی ہی لیکن اس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کا اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا اسطرح
کا ہی کہ مجددًا ایقاع عداوت اور ضلال کرتا ہوے ارادہ اور مراد اوسکے دونوبہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ ازبس لطیف
ہے ازبسکہ بلکہ عصیان جبتک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر مین حق
جل علے نے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعٰلے
مجددًا اذہاب مین اوسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھے گا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھے گا
پاکیزہ رکھنا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ انتفا اسکا موجب
انتفاء ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اوٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک جانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے ہی ہے کبھی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہی
کہ خبر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ ایسے ہوا ہوا اور
معاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے انسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بہی یہ نورانی جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کچھہ معنی نرکھے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

کرون اے عزیز یہ خدشہ بہی محض وسوسہ شیطانی ہے ہی خبردار ہو شیار ہو شان رسول
وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سو عقیدگی سے انکی جناب مین آدمی کا۔
مطلق ٹہکانا نہین رہا کافر ہو جاتا ہے اوّل تو جاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی یا نیکا
یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بہی مردود ہے دوسرے
جاننا چاہیے کہ صرف اور اذہاب کا جیساکہ ازالہ امر موجود مین استعمال کرتے ہین
ایسا ہی منع طریان مین بہی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب مین کہتے ہین
صرف اللہ عنک کل سوء یعنی پہیر دیوے خدا تعالے تجہسے ہر بدیکو۔ اور اذہب اللہ
عنک کل محذور یعنی لیجاوے تجہسے خدا ہر محذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے
کہ اللہ تعالے کوئی بدی اور کوئی محذور تجہے نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا
کو خاص واسطے صاحب سوء اور محذور کے مخصص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی
اور محذور مین مبتلا ہین اسکو بہی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین انکے
لیئے بہی کہتے ہین اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصتہً فخر رازی
اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
اور تمام مفسرین شیعہ کے لکہتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے
کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکہنے کے
ہین یعنی خدا تعالےٰ ارادہ رکہتا ہے کہ طاہر رکہے تم کو طاہر رکہنا چنانچہ فقیر نے ابتدا
ترجمہ مین بسط وتفصیل سے لکہا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین بیچ حرف دال کے لکہی ہوئی ہے اور
یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تہے

اللھم طہرنی من الذنوب یعنی اے بارخدایا طاہر رکھہ تو مجھکو گناہوں سے اے
عزیز اگر کوئی مبتلائی اغوائے شیطان دہوکا دیوے تو اسکو یہ دعا خاص زبان
مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کی بارگاہ حضرت باری مین از
راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تہے پڑہکر سناوے پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
ہونے پیغمبری کے تو اس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بہی معصوم تہے
جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
نہ سمجہے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تہے تو اس
دعا کے کیا معنی ہونگے اس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ مین ارشاد
پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہئے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ
کو نہین چاہئے کہنا کہ الہی مجہے پاک کر۔ اے عزیز دیکہہ لے تو معنے یہان بہی یہی ہین
کہ یا رخدایا پاک رکہہ تو مجہے گناہوں سے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکہہ
اسیطرح جیسے خدا تعالے کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیت کو جمیع گناہوں سے ابتدا ہی
سے پاک کیا ہے اور آیندہ بہی پاک رکہیگا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
دعائین اہل بیت کی اس اس مضمون عجز و انکسار کی ہین کہ انسانکی رونگٹے کہڑے
ہوجاوین اے عزیز اس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ
عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی مین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیرودن کے اور
انکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود انکے
احادیث سے کہ سب قسم کی گناہوں سے پاک اور مبرا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکھا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقتِ تولد سے وقت
وفات تک غور کر کہ سنی شیعہ سبکی ہانسے واضح ہوچکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیت
اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سی بہی
واضح ہوچکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری جسمون کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبر
صاحب بہی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل ازورود
آیتہ یہ جناب معصوم نہین تھے تو دیکھہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ
ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کر کہ پیغمبر بہیجا ہوا خدا تعالی کا ایمان انسانکو
تب نصیب ہی جب پیغمبر کو دلسے سچا پیغامبر جانلے یعنی پیغمبر صاحب جس حالت
مین جس طرحکا حکم لاوین اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کی قبول
کرے یا نکرے فرمان پیغمبر صاحب کو عین فرمانِ خدا واجب الاطاعت سمجہے
اے عزیز دیکھہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو
کسی وقت کا مقید خدا تعالی نہین فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل ازورود
آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے
خدا تعالی کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پہر ہم مین اور تم مین اور پیغمبر
صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر وتواریخ واحادیث سب
فرقون مسلمانونسے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب چالیس برسکے عمر مین مامور اظہار
بعثت دعوت ونبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہوین سال مین بعد اسکے
مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و
تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل ازورود آیہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیرہ وکبیرہ عمداً یا سہواً کوئی لبشر شر شیطان سے تصور کرے تو پر ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مبعوث بنبوت اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا قابل اعتماد و اتباع نہ ہے اعوذ باللہ من ہذا لوساوس کسواسطے کہ جب قول انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب حکم خدا تعالے کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانے ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی تصور کر سکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلاے وسوسہ شیطان ہو ایسے ناہنجار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیے اے عزیز طالب ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس قسم کے مبتلاے وساوس شیطانی کے جب سنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلا و مطلقا اعتماد اوس کا نہ کرے اوسی شیخ بجدی جانے اور لازم ہے کہ لاحول پڑہے کتب تفاسیر اور احادیث معتبرہ اہلبیت واصحاب شیعہ سنی سبکے ہانسے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب اور اونکی اہلبیت نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہی ہزارہا احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہوگئی ہین اور ہزارہا احادیث مین خلط ملط نسخ مسخ ہوگیا ہے قربان جائے اپنے پیارے پیغمبر کے اسی لیے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرما گئے یہ بھی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ہان سنے و اصح ہے
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسے رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہین تو جانو کہ
جھوٹ ہے اور قرآن مین موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ
الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم مین بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کی پس پھیر دو تم اُسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتھ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کے اے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو وسے قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہے
اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکھتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے مین نے کتب احادیث شیعہ مین کہ اُن کے ہان یعنی احادیث
موثقہ مین سند توثیق اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہے جو حدیث دیکھی
اور اسکو متروک العمل اور برخلاف پایا رسم و رواج سنت جماعت سے تو مینے بہت
کوشش کی اسکی تلاش مین بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات مین نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب مین پائی خواہ بعینہ خواہ قریب
اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر مین
پایا تو ساتھ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پھر بھی بحوالہ نام کتاب کے لکھا اور جو بھی نسبت
تھی جو ایک ہی فرقہ کی ہان سے ہے اسے نہ لکھا لیکن اے عزیز مین نے فضائل ربعہ

د اہلبیت رسول مین بہی عجب معجزہ دیکہا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی امیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکے وضع احادیث مین بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرا سا
نمونہ ہے دلائل فضائل سے ان افضلان اشرف المخلوقات خالق ارض و
سموات کے کہ انکی فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکہا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اسکے دیکہا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکی صاف خلاف احادیث موجودہ ان کی کتب کی پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلا و مطلقا غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے بے قصد تعریض وکنایہ کے جان بلکہ
فقیر بفحوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچہہ غرض نہین رکھتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر وقید و
تصریح القاب شیعہ اور سنی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت ان دونو
فرقون کے اور صفر اشکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنی علماء
کے کتابون کے سرنگون ہوسکتی ہین اور چون وچرا نہین کرسکتی اے عزیز فقیر کو
خالصتہ للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیرزادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتی
تہے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تہے لیکن وہ خیر خواہی مین ان نادان اور

نا دا قفون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصتہً للہ وہی امر ہے جسمین اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو جامہ کہ اُن کو خدا تعالے نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل ایک سرِ تار اسکے کام مین لا سکے لیکن مرید اور پیرو کو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکھے اور مضمون اس آیت مشحون
لا یخافون لومۃ لائم کو ہمیشہ پیش نظر رکھے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
سب باتون پر مقدم رکھنا چاہیے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بھائی بند
کنبہ قبیلہ کے عقاید دیکھہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
ہے کہ اختیار عقاید بفحوای انا وجدنا اباءنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیے بلکہ
جو کچھہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہان سے لائے ہین اور انہون نے اور ان کی
اہلبیت نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیے اور اُن عقائد کو دل مین مستقیم کرنا چاہیے
اس مین مان باپ خویش اقربا برا مانین یا چہوٹ جاوین تو پروا نہ کرنی نہین
چاہیے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکھنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکھتا ہو تو کیفیت اٹہا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقون
کی کتابین دیکھین کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدا ر
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علمار فریقین اور بیشتر فقرا سی بمد نظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری بہی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمون سے کیا علمار کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
جس عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچھہ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

ہے خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلاف مقصود ما نحن فیہ جانتا ہے
عجب طرح کی افراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کو
اس جگہہ لکہی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
ہوتا ہے اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچہہ تفصیل سے لکہا ہے
جسکو دیکہنا منظور ہو تو اسمین دیکہے اور اختیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکہا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
و احادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سے
جو سُنا بہی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبرؐ کو اور اونکی اہلبیتؑ کو بے شک و شبہ
وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرح کا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبہی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکہا گیا اور عند التحقیق علما سے بہی کہ بعضو نسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکہتا ہے سُنا گیا تو واضح ہوا کہ انکے ہان صرف پیغمبرؐ کو
بعد مبعوث ہونے کی پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بہی قصداً گناہ سے اور اہلبیت
رسولؐ کو اصلا معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکہتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح الستہ سے سنت جماعت کی بعضی حدیثو نسے ہویدا ہے کہ بعد پیغمبری بہی
پیغمبرؐ صاحب سے سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سو جانے کی جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکی ہان بہی بعضے وہ ہے علما جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چیکار کہتے ہین جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہے کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبرؐ صاحب اور اُنکی اہلبیت کو ہمیشہ صغائر و کبائر سے عمداً سہواً مہد سے لحد تک معصوم جانتے ہین۔ بعضے فی زمانناہی جن سے خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہے لیکن اظہار ایسے عقاید کا کچھہ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی سے اور کچھہ بپاس شرم ترک رسومات قدیمۂ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت مین بھی موجود ہین کہ جنمین عصمت پیغمبرؐ صاحب اور اُنکی اہلبیتؑ کے خبکا ذکر بسط و تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اُسکے کتب شیعہ مین اہلبیت سے احادیث مرویہ دیکھی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کہ کسیطرح کی گنجلک اور محل تاویل نہین قریب وہ بھی لکھی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علماء حقیقت آگاہ اِن کے بھی قائلِ عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم ہوکر اِس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔ وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیتؑ رسول پر کتب سنت جماعت مین بھی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اس سے عقیل و فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کرسکتا ہے کہ از بسکہ وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہما فریقین کے ہین تو پر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابوکو نسبکر

بہت سعی وکوشش کرکے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہوا کہ یہ اُسی قسم کی احادیث مین سے ہین جو زمانِ حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئے ہین اوریہی وہ وہ راوی ہین جن کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دئے ہین تفصیل اسکی فقیر لکہہ چکا ہے کہ یہان غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکہا ہے جس طالب تحقیق کو دیکہنا منظور ہو اُسمین دیکہے یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علمائے معتبر سنت جماعت سے بہی تکذیب وجرح اِن احادیث کے مضمون اور اون کے راویونکی صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کی وہ ہین کہ چہہ سات برس بعد اِس واقعہ کے جسکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہین خود مشرف بحضوری پیغمبرؐ صاحب ہوئے اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت بہلا سہو کرنا پیغمبرؐ صاحب کا نماز مین اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کسطرح عقل و اعتقاد معتقدِ پیغمبرؐ صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدائتعا اپنے اس افضل اور خاتم النبیین کے حق مین فرماوے - الم نشرح لک صدرک اور فرماوے سنقرئک فلا تنسٰی اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصایصِ پیغمبرؐ صاحب مین کہ عالمِ خواب ظاہری مین کہ بمقتضائے عروض بشریت ظہور لحوق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکہین سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صدہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

کی ہون کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پہر کیونکہہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبرؐ کو نسبت سہو وخطا کی دے سکے اے عزیز
بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شراب پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تھے نماز و ہمین سہو
اور خطا کرتے تھے اِن عیبون کے چھپانیکو رسولؐ اور اہلبیتؑ رسول کے
فضائل میٹنے کو اور اپنی اکثر احبا اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھ
اہلبیتؑ کے کہ بیشتر اونمین کوئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بھی زیادہ
کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی
اور اُن مین سے سوا اہلبیتؑ نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
کا قایل نہین ہوا بلکہ خطائین پے در پے اکثر اُنسے صادر ہوتی تہین اور اہلبیتؑ
اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً اِن سب باتونسے ابتدا ہی سے پاک اور مبرا
تھے اور سب کی دلونپر یہ بات ہویدا تہی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت
کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض
بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کرائین
اور ہوئین خصوص یزید کے باپ نے اس قسم کی باتین جو جو کچہہ کرائین کتب
تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے اُن دنونمین جو شخص اتباع وہوا خواہ اہلبیتؑ
معلوم ہوتا تھا وہ جانسے مارا جاتا تہا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع ومقلد اہلبیتؑ کے
بھی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تہا تو جانپر آ بنتی تہی۔ چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اسنے کتاب لکھی جس مین کچہہ فضائل
ہلبیت تہی اخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پہر صحیح نسائی لکھی اور پہر بہی
ستہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہی اپنی
تاریخ مین لکہتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لئے اُنسنے
برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور
صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بسبب مختلف
اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام
طویل کے لکہتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین سب عقیل
سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت
سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکہم خاص و عام کا اس زمانہ کیا
حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بہی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہین امت محمدی
مین کہ قرآن و حدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام بغیر دین اسلام
تنخواہ بیش قرار دیتے ہین اور مسند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
کرتے ہین اور حکم انہین دیتے ہین کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتوی جاری
کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو لوگ یہ

باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
کو پس پشت طاق نسیان پر رکھہ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
و بالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کہٹکے عمل
کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے مانے ہوئے دین کے دھڑا دھڑ
جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان وعمل کا قرآن اور حدیث پر گٹا سجدہ کا ماتھے پر صدق
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور بھی
کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلے ہی سے فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ نمازین اور
قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوین گے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون سے
بہت ظاہر مین ہون گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے معزور اور دور ہون گے
جیسے تیر بعد الیصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکھنے سے جب کا بھی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے حال شہادت جناب
سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول ہر کہ ومہ پر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہون نے یہ کچھہ کو تک کئی اور عترت
طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکھی
امام حسن کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال انکی شہادت کا زہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتھہ استماع خبر شہادت کی یزید کی باپ کا کنز العباد
اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد پارسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالیہ
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفےٰ اور تصریح نزل الابرار
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے ازبس
واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قرظہ نے اسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت داری
فضیحت کی معاذ اللہ منبر پر سب کرنا ہو لائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصد اور
انسیتجاب مذکور الصدر وغیرہما سے ازلبس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسول خدا نے من سب علیاً فقد سبنی
ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علیؑ کو اسنے مجھے سب کیا اور جنے
مجھے سب کیا اُسنے اللہ کو سب کیا یعنی بُرا کہا تحفۃ المحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور دار قطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
حکم یزید کے باپ کے جو ہر تکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے اُنسے پوچھا گیا کہ تم
کیونکر باوصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب
اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ نوبتین تھین تو وضع احادیث ان باتون کے
محل تعجب نہین۔ اکثر مابعد کے علما کچھ تو بسبب اتباع کذا ہی کے کچھ بسبب ذہن نشین
ہوجانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع
وبانی وضع کی اور کچھ بسبب پائے جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھ
بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آئے ہے
اور سالہا سال چلے آنے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اور کئی
برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد اُن کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صدہا
سال اسی طرح پر غرض بوجوہات گوناگون وبوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
احادیث پر قایم رہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین
ایسے ہی کچھ دکھلائی دیتی رہی لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیتؑ وعترت نبوی

پر دلسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ باعلان ظاہر بھی کردیا چنانچہ بعضے شافعیہ کے حالسے ائمین کی کتابونسے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے رازدارون کے بھید نہین کھولا اے عزیز نفسانیت بد بلا ہے الشان از بس ضعیف البنیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگار عالم سے چاہیئے کچھہ طمع جاہ و منصب اور مال و منال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بھی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علمار ایسی بلا مین بھی گرفتار ہوگئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علمار تک دیکھے جاتے ہین کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بھی بسبب زیادہ پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بیحد و شمار بسبب اسکی مفت گمراہ اور خوار ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین تحریر مین آئین تو جب تک وہ تحریر روئے زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری ہے کسواسطے کہ یہ دیکھنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے جو ایسا لکھا ہے البتہ یہ سچ ہوگا۔ فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ مین جو بہت مشہور عالم تہے سنت جماعت کے دیکھا وہ لکھتے ہین کہ حدیث سہو اور قضائے نماز کافی کلینی اور تہذیب ابی جعفر طوسی شیعون کی کتابون مین بھی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کیے اگرچہ جناب معظم الیہ میرے استاد کی استاد تہے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدر ہی قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہی اُسی کتاب کا اور وہ بہی بڑا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے بہی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق ردوکد کی ہے اور انکی بہی ماموں وغیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے تہے
تو ظاہر اسباب یہی ہویدا ہی کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علماے مشاہیر سلف سے انکی تہا یا اپنی ہمسر ہم عہد علماء ہمچشمونکی اعلان الزام و قابلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہنا انکلو نکی تحریر پر نفسانیت کچھہ نکچھہ
اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولۂ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکہا ہے کہ زرارہ نے
پوچہا امام محمد باقر سے کہ وہ شیعون کے ہان بارہ اماموں عترت معصومین مین ہین
کہ یا امام آیا پیغمبر صاحب نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووے اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ کہتا ہے کہ ہم یعنی سب علماء شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی پر ثابت
ہر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحب کی نماز مین اور
واسطے سجدہ تین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہی اور اسیطرح خبر لیلۃ التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علمائے شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہی اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکھہ سی یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابون مین بحوالہ کتب سنت جماعت کی فقیر نے دیکھین تھین تحفہ مین انکا جواب ورد دیکھے
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بھی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکھا کہ انہون نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اسامہ
مین لکھتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اس پر کہ واپس آئے اس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سی صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر بھی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تھا
اس اعتماد پر بعضے شیعون سے اکثر بحث اٹھا لیکن چونکہ عطائے ایزدی سے
ہمیشہ سے فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکھا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
وشبہہ جملہ منکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو بکمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوندا تو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اسکی
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سے محفوظ رکھہ اے عزیز یاد رکھہ قطع نظر اپنے استاد
کے استاد ہونے کے بے تصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے قران د

امثال مین یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن پھر یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہواے غلبہ اور گوی سبقت میدان مناظرہ
اور ہوا ہی پرورش سخن کہ یہ بھی ایک شعبہ ہے نفسانیت کا کوئی اور امر نہین معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا
ہی کچھہ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین بکمال نمایش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوی
غلبہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحقیق و تفتیش ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
خلف و اتبع اور مخالفت احادیث متفق علیہا ے فریقین اور مآل اسکا موجب
شرمساری روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہزنی و واماندگی
جہلا چنانچہ صدہا چھوٹے موٹے طالب علم بلکہ اکثر علماے ظاہری معتقدین انکی
طرف انکی اعتماد پر انہین کے مضمون مصرحہ پر مصر معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت
یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال نہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت ہو رہتا جیساکہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سی ہر بے تحقیق
بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھی اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقتہً اپنے لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فرقونکی ہاتھ لگے تو انجام کار بمضمون جوینده یابنده راہ راست
و مستقیم پر آجاوے لیکن اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا اور رسول اور تمسک اہلبیت رسول
ہمیشہ منتقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام مین رسوم اسلاف

اور کینہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیت
سے عصمت پیغمبر صاحب اور اُن کی اہلبیت کی مہد سے لحد تک واضح ہے
اور بہی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
تو پہر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالف آیات
و احادیث اور فرمودہ اہلبیت ہو اُسپر متمسک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت ہے
ثقلین کی - اکثر فقہاے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصتہً فرقہ چشتیہ
کے کہ وہ بہی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت مین منسوب ہوتے ہین اور انہین
مین شمار کیے جاتے ہین جو دیکہے گئے اور اکثر اُس خاندان کے فقرا سے فقیر کو
صحبت خلوت اور جلوت کی بہی رہی واضح ہوا کہ خواصِ کُمّل جو ہین وہ بہی پنجتن صاحبان
اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک و شبہہ معصوم اعتقاد کرتے رہے
ہین اور اسی آیت کو خاص عصمت طہارت مین ان معصومین طاہرین کے
دلائل نصوص سے جانتے ہین اے عزیز فقرا و اولیاے کمّل جو ہین انکا عجب
طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور اُنکی مقولات و ملفوظات
سے بہی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بہی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی ہے
اُنسے بہی یہی تحقیق و منکشف ہوا کہ اِن لوگونکو اگرچہ ظاہرین سنت جماعت
سنت جماعت جانتے تہے اور ظاہر برتاو بیشتر انہین کا جو ظاہرین صوم و صلوٰۃ
کرتے تہے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انہین سنی جانتے اور بعضے انمین کے
ایسے کہ اعمالِ صوم و صلواۃ نہین کرتے تہے وہ اگرچہ باعتبار اعمال و افعال
شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہین لیکن بیشتر سُنی اُنکو سنی سمجہتے رہے

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہو انہین ملامت
کرتے ہین لیکن نفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر مستغرق
اور محویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے
تو صوم و صلواۃ کے قایل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
پایا بھر کیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعو نسے جنہین اولیائے
کمل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی
ہین کہ رسول و اہلبیت کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب
غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
اپنی حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقاید دین مختار اور مانی ہوئے
سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث
سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
اور حضرت علی کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار
رکھتے ہین اور پھر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کبھی خارجی نہین کہنے کے
حدیث ثقلین حدیث تمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
جگہہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بھی یہ حدیثین مسلمات سے ہین اور
عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگی کہ دعوے اتباع اہلبیت
کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکھو تو در حقیقت اس دعوے و
اعتقاد پر قایم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکھی جاتی ہین
کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکھا ہے کہ اہلبیت کا اس بات پر اجماع

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور بہت دیکھے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جوکہ بموجب انکی اقرار کے خلاف مختار اہلبیت ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب حق کو اگر دیکھنا منظور ہو تو مستقصی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور تفاسیر انہین کے ہان کی دیکھے فقیر نے بہی ہدایت العوام مین کچھہ تفصیل لکہی ہے اسکے دیکھنے سے مفصل واضح ہوگا یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کی باپ نے برخلاف اسکی حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سُنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علماء کا فتوے جو کہ آئمہ اربعہ سے انکی ہین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اور دن نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کی باپ نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن اجماع حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکی کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور حدیث مین فریقین کے پاؤگے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت و امتناع کا دیتے تہے اور علماء بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤگے اوپر فتوائے مخالف اہلبیتؑ کے الاوہ ہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر بہ صرف جا

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن مین اتباع اہلبیت سے تھے چنانچہ حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے ہویدا ہی اے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر ہی انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار کافی وبس ہے۔ اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا اصول دین انکی پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد۔ کہ بسط و تفصیل انکی اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زماننا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ اصول دین اور اور فروع ولوازم اُن کے تو بالائے طاق مگر لعن اور برا کہنا مجلسون مین ممبر و نبیر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اُسکی اپنا شعار پکڑا ہے اور اُسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر مین جو کتب تاریخ وسیر سے ہویدا ہی اور اوپر بھی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ یہ شعار یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و نبیر معاذ اللہ حضرت علی اور حسنین اور انکی ہمراہیونکو اسیطرح علی الاعلان البتہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انہین کتب سیر و تواریخ مصرحہ صدر سے یہ بات بھی ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیرؑ نے بھی ممبر پر بد دعا اُسکے اور اُسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہی کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کے باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بد شک بددعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بھی حکم فرمایا اور مشکوۃ شریف سے بھی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعائی نجات کی ہے واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاشؓ بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت سے تہے تب بددعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلونکی جنہون نے اذیت دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبرؐ صاحب کے تہا اور نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبرؐ صاحب سے کیونکہ انہون نے جیسا اس بات کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اُس کے اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اودہر نجانا اور ساتہہ علی کا دینا اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تہے انکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بددعا حضرت علیؑ کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر صاحب کے تہی مثل بددعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہیئے اے عزیز لعنت کرنا اور بددعا فرمانے پیغمبرؐ صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرحۂ صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسولِ مقبول یا جناب امیرالمومنین

حضرت علیؑ اور اہلبیت کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بہی ظاہر نہین اور کبہی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسین کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بہی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا ر کتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بہی دیکہی اور انکی خواص و عوام سے بہی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ اُن کے ہان بیشک اصول دین مین یہی پانچ اصول ہین
جو اوپر لکہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اُسکا اور انبیاء ماسلف کی نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ
کا اور امام و خلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلافصل بعد پیغمبر صاحب کی اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قاسم آل محمدؐ امام محمد مہدی آخرالزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالےٰ بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پہر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع انمین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کی چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہ مین ملتی جلتی ہوئی ہین کچہہ عنوان و تعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین کمال تفرقہ زمین آسمان اور بُعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابوبکر اور پہر حضرت عمر
اور پہر حضرت عثمان کو امام و خلیفہ جانتے ہین اور بعد اِن تینون صاحبون کے

حضرت علی کو سو بہی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن مروان اور اسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے بہ تشریح لکہا ہی فقیر بہی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ بتفصیل لکہیگا بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے جوبات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص حضرت علیؑ ہین تو جس کسی نے الٹے اس امر مین مزاحمت او رمضایقہ کو راہ دی اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسول ہے اور مخالف رسول مخالف خدا ہی اس سے بیزاری عین ایمان ہے پر ظاہر ہے کہ بیزاری مخالف سے حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہہ بہ تشریح ہدایات فضائل علیؑ مین مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بہی پر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور برا کہنا مجلسون مین بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف عادت اور طریقہ اپنے ماننے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیتہ انک لعلی خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکہا ہے اور پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علما نے معتبر اور مسلم انکی اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکہہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین کیا ہی اونکی حق مین بہی لام وکاف بی تامل اور بے تحاشا جو جمین آتا ہے سو بکارتے ہین

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف
حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بہی جماعت سنیون مین اور
گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلو نمین دیکہا گیا کہ خاص مخالفین
بدیہی اور نامی اہلبیتؑ کے نام ہی بالائے طاق صرف نفسانیت سی اُن لوگون کی
لئے نام بنام لعن وتبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کی عالم مشہور ہین
یا بیشتر وہ لوگ جنکی ہزار ہا نپیر سنی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع
اہلبیتؑ ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالے صاف قرآن مین فرماتا ہی ولاتسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ندو یعنی برا نکہو اونکو جو بلاتے
ہین سوائے خدا کے پس برا کہین گے وہ خدا کو ازروئے دشمنی اور ظلم کے اور حد سے
باہر جائینگے ساتہہ نادانیکے اے عزیز مقام سوچنے کا ہے خدا فرماتا ہی انکو نکہو جو سوا خدا کے
بلاتے ہین یعنی کفار کو پہر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس ومحافل مین اس
قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہی قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسانیت
مین لانا اور دونکا اور باعث ہوتا حقیقت مین ترک اہلبیتؑ کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہی
کہ اُسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سی خاص علمائے سنیونکا یہ حال دیکہا جاتا ہی
کہ انہین خاص اہلبیتؑ رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ
انواع انواع کی کسر شان اور تہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زمان
بنی امیہ کی علما سی بہی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتی کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار
خاص جناب سیدہؑ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہداؑ
جگر گوشہ رسولؐ مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنی شمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات و تالیفات خاص علما مین جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع مشاہیر علمائے محدثین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ و تکرار اس قسم کے کلمات غیظ و غضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دھرے جا ئین نہ اٹھائی جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے ایک مقام پر باب کید مین دیکھا کہ اہل ایقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور توبہ استغفار پڑہے ایمان کانپتا ہے سید مرتضے وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب مولفہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات شنیعہ اور رکیکہ کہ کلمہ گو امت محمدی کو زبان پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین ازبس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتی ہین حتی کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کر دی ہے ازالۃ الخفا مین علی مذ القیاس جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب تخطیۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر مولفہ سنت جماعت سے جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل ایقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علی کی جناب مین معاذ اللہ کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان قلم پر لانی اہل ایقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنی نانا
کی تلوار ہی مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب حظاب سید جوانان بہشت فرمائیہ ہین
اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیون خروج
کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اُسپر اجماع کثیر امت کا ہوگیا تہا اور صدہا اس قسم کے
بلکہ ہزار ہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر
کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علی ہذا شیعہ صاحب کی علما کہ وقت
مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
ازواج بہی تر و خشک کو جو وہان و زبان پر گذرا بے دہڑک کہہ اٹہتے ہین
غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود بہی قرآن بہی
تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکہہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کی جہگڑو
کے جہگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنی معصوم پیغمبر اور اُسکے اہلبیت
معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکہے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
جہگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکہا تہا اور
ایسا نکرتے تو نام بہی اہلبیتؑ کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچہہ دکہلاہی دیتے تہے
اور باطن مین مودۃ اہلبیتؑ مین چور تہے اور جام عصمت آل عبا سے مین سرشار
کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکی خاص مریدان راز دار سے منکشف ہو سلے
عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دیوسے نہ کہ عطار کہوسے اگر انسان غور سے دیکہے
تو عصمت اِن پانچون نوری جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے مہد سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذالک فضل اللہ

یعطیہ من یشاء۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبر اور حضرت علیؑ کو پیدا کیا اور پھر ایک نور سے لختہ بی بی فاطمہؑ اور پھر دونو نوروں کے دو لختہ دونوں شاہزادے یعنی حسنینؑ پیدا کیے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں معاذ اللہ کوئی بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً نہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ بتفصیل شرح ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت۔ لیکن واسطے صغر اشکنی اہل ظواہر کے اور ہم نظر براجیبت تکرار تذکار و ثوق فضایل محبوبین اہل ایمان عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور بھلی معلوم ہوتی ہے اسلیے فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبر صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن ہو تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہہ بتشریح و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ باطن میں تو ازلی ہے تھا لیکن ظاہر میں بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عروض جسمانی کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا۔ پہلے تو ماں کے پیٹ میں دوسری بی بی حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دیے گئے تھے تیسرے دس برس کی عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا۔ پانچویں معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اُس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان حرکات کے جو بتقاضائے عوارض بشریت بنسبت آنے والے زمانہ کے ممکن الصدور ہوتی ہین پہلے ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر بر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو مجال چون و چرا نہ رہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین نہی جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ پہلے ہی خدا تعالے نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کر دیا تہا امی لقب کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص بہی مخبر ہے اوپر عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد ہی سے لحد تک ایسی ہی معصوم تہے جیسے بچہ معصوم ماں کی گود مین پیٹ سے فورا نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہون جو نور خدا اور اسپر عالم البشریت مین بہی پانچ دفعہ شرح صدر ہو وے اے عزیز یاد رکھہ کہ پہر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بہی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین و ایمان کو برباد کر دینا ہے اور خدا تعالے کو صاف جہٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملک کے پیٹ نہین اور یہ اسی معاذ اللہ لغو سمجہے اللہم احفظنا من شرور انفسنا و سیئات اعمالنا اللہم اہد جمیع القوم الجاہلین بحرمۃ سید المرسلین و آلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر و حدیث سے ہدایت

فضایل علی مین دیکهنا چاہیے کہ بتشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بہی
کچھ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاددہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین
تھے تب سے کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہان تک کہ پیغمبر صاحب تشریف
لاتے تو ماکے پیٹ مین کہڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹہا دیتے اور پیشانی پر خاک
بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلے نہ دیکہا الا پیغمبر صاحب
کے نہلانے کو فرشتے آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا تعالے کے ہاتہ سے عطا
ہوا اسم نام خود خدا کے ہوئے علی ہذا القیاس صدہا معجزی ہین کہ دلایل النبوت
شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود
ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سے پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑہتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زمان
پیشین مین بہی کسی کے لئے یہ حکم نہ تہا اور نجاست نفاس از بس مشہور ہے
چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہین اور اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہی
کہ موکلان علی فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبہی کسیطرحکا کوئی گناہ
اُن کے لئے نہین لکہا یعنی نسبت اور تمام لوگونکی سوائے اِن نوری اجسام کے
فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیت ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور
امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت
کے لکہتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علی نہین کی جناب

سیدۂ دوجہان کا حال فریقین کے ہان وقت تولد سے واضح ہے کہ وقتِ تولد
مریم وحوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا نجاستہاے معمولی تک سے
پاک تہین جو مفصل اوپر لکہا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارۂ جگر ذات مصطفویؐ کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکڑا فرماوین پر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکڑا ایسے طاہر کا طاہر ہے اور مکرر اوپر بہی
لکہا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ لغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہی
خدا ساتہہ غضب فاطمہ کے ازبس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق بہی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہی اُنسے صادر ہووے یعنی یہ معصوم نہوتین
تو کیونکر خداتعالے معاذاللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام انکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام نبیؐ و علیؑ عرش پر لکہا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کافی ہے بموجب فرمودۂ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ تہین چنانچہ
بتصریح لکہا گیا ہے ۔ دونو شاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال ازبس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تہے کیونکہ تولد امام حسن کا ۳ہجری اور تولد امام حسینؑ کا ۴ھ حد پانچ
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہی
اور اگرچہ تعیین تاریخ نزول آیت التطہیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب کے نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب امیر المومنین حضرت

صدیقہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب
نے انہین چار دن نوری جسمون کو چادر اوڑھائی جنمین پانچوین خود آنحضرت تھے
اور یہ آیت پڑھی ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ سنہ ۱۰ دس
ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دو نو صاحب زادون کی
از بس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین بخصوص انہین چار دن نوری جسمونکو اپنی ساتھ
لیجانا محبوب خدا کا بھی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے
اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لیئے جو ذرا بھی نور ایمان اور روشنی
ایقان دین محمدی رکھتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل
مرقوم ہے اور بھی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سنہ ۳ ہجری مین بھی یہ آیت
آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دو نو صاحبزادے تولد بھی نہین ہوئے تھے
چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا یہ ظاہر ہے کہ تصور تجویز
نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے
لیئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب ہی نوع انسان ممنوع جانتے ہین بلکہ عرف
مین اطفال فساق و فجار تک کو بھی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکالیف شرعی بھی
انپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو جنکے نام ساتھ نام پیغمبر صاحب کے
بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکھے ہوئے ہین تو ایسے صدور گناہ معاذ اللہ
قبل از نزول آیت بھی تصور کرنا صرف غضب الٰہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے
اخطب خوارزم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق
محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

جس نے سندین نکٹری ہین لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
سیدۂ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علیؑ کی کہا کیے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین
نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
کا سنہ دو ہجری مین ہوا سو اس جگہہ سے بھی واضح ہے کہ یہ آیۃ وافی ہدایہ کبھی بار
نازل ہوئی ہے اور ظاہرا پہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
سیدۂ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر وحدیث وسیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت
وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
سنہ ہجری دفتر اول روضۃ الاحباب مین جو لکھتا ہے بعینہا عبارت اسکی لکھی جاتی ہے
کہ فارسی بہت صاف ہے جیسے جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین بھی معتبر و
معتمد ہیج باب کیود کے لکھتے ہین اور مدارج شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
مین بھی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے۔ ہم درسال دوم
از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا درماہ صفر نکاح علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ با فاطمہ زہرا
واقع شد و زفاف ہم درین ماہ ولقولے بعد ازان بودہ وگویند فاطمہ دران
روز ہژدہ سالہ بود مرویست کہ ابوبکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود درباب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم۔

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابوبکر خطبه ترا رد کرد
و فاطمه را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی ابوبکر با عمر گفت تو خواستگاری نمای فاطمه را
عمر بمجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود همان جواب که ابوبکر شنیده بود وی
نیز شنید عمر به نزد ابوبکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبه
ترا نیز رد کرده و دختر را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضی و اهل و خویش
وی باو گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمه را علی گفت بعد از آنکه ابوبکر و عمر درین
معرض در آمدند و با ایشان نداد بمن کجے خواهد داد و باو گفتند ترا بآن سرور خصوصیتی
هست که دیگر برا نیست قرابت قریبه باوے داری شاید که خطبه ترا قبول کند و روایتی
آنکه علی مرتضی فرمود خواستم که فاطمه را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که هیچ
ندارم چگونه در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صله رحم را ملاحظه نمودم و به
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم رفتم و سلام کردم و هیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمه را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرحبا و اهلا و دیگر هیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروهے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری نمودی
دختر بتو داد یا نه گفتم نمیدانم این قدر گفت مرحبا و اهلا گفتند این قدر بس است
که حضرت فرمود هم اهل بتو داد و هم خوشی و راحت حواله نموده و گویند آن سرور
با فاطمه گفت که علی ترا خواستگاری مینماید فاطمه هیچ نگفت و ساکت بود حضرت
وبرا به علی نکاح کرد و از اینجا است که فقهای دین پناه رحمهم الله گفته اند که مستحب است
ولی را که چون دختر کبیره خود را بکسے دهد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

بمنزلهٔ اون ولیست. نقلست که چون علی خواستگاری فاطمه نمود حضرت فرمود
مہر او چه میکنی علی گفت یا رسول الله در دست من چیزے نیست که لایق مہر وے
باشد فرمود زرہ حطمیه داشتی آنرا بفروش و بہائے آنرا مہر او ساز. و در روایتے
آنکه حضرت از علی پرسید که ہیچ در دست داری علی گفت اسپے و زرہے دارم
فرمود یا علی اسپ ترا ضرور است ولیکن زرہ را بفروش و بہای آنرا مہر ساز
پس علی از مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آمد و زرہ را در بازار کرد تا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچہار صد و ہشتاد درم علی مرتضے آنرا در گوشہ
ردا ارخود بسته به نزد پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آورده و نظر حضرت بر زمین
اخلاص بماند فرمود چند است علی ہیچ نگفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبضہ
ازان برگرفت و به بلال داد تا برائے فاطمہ در بوئی خوش صرف نماید آنگاه باام سلمه
گفت این بقیه را بگیرفت و لشمرد دو ولیست درہم بود. در روایتے آنکه دو دانگ
را در بوئے خوش صرف کردند و چہار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
دو جامہ برود و دو بازو بند نقرہ و قطیفہ که تمام بدن الیشانرا نمی پوشید و تکیہ و قدحی
و یک آسیا دستے وار و پیر سبو و مشک آبی و مشربه و دو نہالی از کتان سطبر
که حشو یکے از خرما و حشو دیگرے از تراشہ سجیان و چہار عدد بالش که دو عدد را
ازان بہ پشم و دو ہی دیگر را بلیف خرما پر کرده بودند بجہت فاطمہ ترتیب کردند شیخ
زندا فندی در کتاب نظم درر السبطین روایت میکند از انس بن مالک که گفت ہست
نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بودم که آثار وحی در بشرہ مبارک وے
ظاہر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس ہیچ میدانی که جبرئیل از برائے من

از نزد خداوند عرش چه پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چہ
خبر آورد فرمود این آورد که ان اللہ تعالےٰ یامرک ان تزوج فاطمہ من علی یعنی پدر تسلیم
حق تعالےٰ امر میفرماید ترا که فاطمہ را بعلی بزنی دہی سپس اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحہ و زبیر و جماعتے از انصار را بگوے که رسول خدا شمارا میخواند انس گوید
بموجب فرمودہ رفتم و آن گروہ را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ بلیغ خواند مشتمل بر مجمل حمد و ثنا رحق تعالےٰ
و بہ ترغیب بنکاح انگاہ فرمود خداوند تعالےٰ مرا امر فرمودہ که فاطمہ را بزنی بعلی دہم
ہم اورا بزنی بعلی دادم بر مہر چہار صد مثقال نقرہ راضی شدی اے علی گفت راضی شدم
و در روایتی انکه علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعاے خیر در شان علی و فاطمہ
بتقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیراً
طیباً۔ یعنی جمع کرے خدا تعالےٰ پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
اور برکت دیوے اوپر تمہارے اور پیدا کرے تم مین سے بہت بہت پاک۔
بعد از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بجہتہ خویش ربودند و ازینجا ست
که فقہاے دین پناہ گفتہ اند لاباس بنثر الشکر و النور فی الضیافتہ و عقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند ہر ولیست که حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بام سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی ببرید و بسپار و با او بگو که تعجیل بکند تامن
بیایم و ایشان را باید یکجا نشینم و چون نماز خفتن گذارد کوزہ آب برداشت و بنزد
ایشان آمد و آب دہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بران
خواند آنگاہ فرمود اے علی ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

ودضو ساز ودر روایتی آنکہ مقدارے از آب بر سر فاطمہؑ و درمیان ہر دو پستان وی
پاشید وگفت اللهم انی اعیذها بک و ذریتها من الشیطان الرجیم یا خدا تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون اُسکو ساتھہ تیرے اور اولاد اُسکی کی شیطان رجیم سے۔ آنگاہ
مقدارے دیگر ازان بر سر علیؑ و میان ہر دو شانہ وی پاشید وگفت اللهم انی اعیذہ
بک و ذریتہ من الشیطان الرجیم۔ یا خدا مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے اور اُسکی
ذریت کے لئے شیطان رجیم سے۔ و در روایتے آنکہ اللهم انهما منی وانا منهما اللهم
کما اذهبت عنی الرجس وطهرتنی فطهرهما۔ یا خدا وہ دونو مجھسے ہین اور مین اُن دونوسے
یا خدا جیسا لیگیا تو پلیدی کو مجھسے اور پاک رکھا مجکو پس پاک رکھہ ان دونون کو۔
آنگاہ فرمود برخیزید وبجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالے میان شما الفت دہاد و
برکت کناد در نسل شما وخود برخواست تا از خانہ بیرون رود فاطمہؑ در گریہ افتاد پیغمبرؐ
فرمود اے دختر کہ چہ چیز ترا در گریہ مے آرد بہ تحقیق ترا بکسے بزنی دادم کہ اسلام وے
از ہمہ پیش و علم وی از ہمہ بیش و خلق وے از ہمہ بہتر و عرفان وے بخداوند تعالے
از ہمہ زیادہ است۔ و در روایتے آنکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گمان شد
کہ فاطمہؑ بجہت آن میگرید کہ علیؑ را مالی نیست فرمود اے جان پدر در حق تو تقصیر نکردہ ام
کسے را شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است۔ وایم الذی نفسی
بیدہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین وفی روایتہ
زوجتک سیدا فی الدنیا والآخرۃ۔ یعنی قسم ہے اُسکی کہ جان میری ہاتھہ مین اُسکے ہے
البتہ بیاہ کیا مین نے تیرا سردار دنیا کے ساتھہ اور تحقیق وہ عقبے مین البتہ نیکون مین
سے ہے اور ایک روایت مین ہے بیاہا مینے تجکو سردار دنیا وآخرت کے ساتھہ

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات مقداری خرما و
سویق بجہت ولیمہ الیشان انعام فرمود وسعد کشتی آورد وجمعی از انصار چند صاع ذرہ
آوردند ولیمہ عروسی فاطمۃ زہرا آن بود اے عزیز غور کر کہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبرون کے ہین جناب باری مین دعا کی کہ خداوند امین پناہ مین رکہنا مانگتا
ہون تجہسے علی کو اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا یہ مجہسے
ہین اور مین انسے ہون یعنی جو مین ہون سو یہ ہین جیسے مجہسے تو رجس کو لیگیا ہے
اور پاک کیا ہے مجہکو اسیطرح انکو بہی پاک رکہہ اور جناب سیدہ دوجہان سے
بتبسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین ودنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ نزول آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تہی کہ خداوندا مین نگاہ مین رکہنا مانگتی ہون تجہسے اسکو شیطان
رجیم سے اور خدا تعالےٰ نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجہکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتہہ تولد یحییٰ کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خدا تعالےٰ کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑہو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیتہ - وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا
بک وذریتہا من الشیطٰن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا یعنی
تحقیق مینے نام رکہا اسکا مریم اور مین پناہ مانگتی ہون اسکو ساتہہ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسی خدا نے اسکے ساتہہ اچہی قبولیت کے اور اگاہ کیا اسکو

اگلے اچہا۔ اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریتہ طیبتہ۔ یعنی اُس جگہہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا اے پروردگار میرے بخشدے واسطے میرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصون کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین

اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ واذ قالت الملئکتہ یامریم ان اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجہے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملئکتہ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیٰی مصدقا بکلمتہ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصلحین۔ یعنی پس پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش خبری دیتا ہے ساتہہ یحییٰ کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہے اور زاہد ہے اور نبی ہے صالحون سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا تعالے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبرؑ نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور بعد مدت کے دعا قبول ہوی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلثہ ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار — یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگون سے تین دن مگر اشارہ سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہے تو غور کر کہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیا فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال فضیلت ہے ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معا انکی صاحبزادی اور داماد اور ذریت کے کہ خود انکو بمجرد دعا ساتہہ القاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

خدا تعالےٰ نے خطاب فرمایا اور دونو نکو بلکہ انکی اولاد کو بھی سید اور سید دنیا و
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشاءاللہ بیان ہوگا اور پھر جب
دونو صاحب زادے تولد ہوئے تب پھر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث ام المومنین
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہویدا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسنینؑ کی تہی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپنے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنین کے لئے نازل ہوئی ہے اور بھی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضو نے نو مہینے تک
پیغمبرؐ صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چھہ مہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید ہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم و بیشی ایام منافات نہین ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چھہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جسنے
جتنا دیکھا سو روایت کی اور بھی احتمال ہوا ہے کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن
فرمایا کئے کبھی کئی دن اور جتنا کچھہ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجملہ توفیق سے
ان تمام احادیث کی بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی

جیسی کہ آیہ و یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا وغیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکھی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

ویطعمون الطعام مین زاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا انکے اکثر مقامون مین لکھتے ہین چنانچہ آیہ اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم
فسجدوا الا ابلیس بہی مواضع مکررہ مین نازل ہے اور مکرر قرآن مین بہی موجود ہے
لیکن مصلحتین اور مضرتین اسکے کہ بعضے آیتین جو مکرر نازل ہین عند الترتیب مکرر
درج کی گئین اور بعضی نہین کی گئین اور وجوہات و اسباب انکی ظاہرا منجر بمناظرہ
اور مطارحات و منازعات مذہبی معلوم ہوتے ہین فقیر کو وہ رستہ مقصود نہین
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چہوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہی مختصراً
اتنا بس ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تھے انہون نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسے متاخرین نہین پہنچ سکتے مصرع
صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر بہی مستحق ہی
ثواب کا کہ از بس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہی انسان
کو نظر بر حفظ و صیانت نفس و عقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی و نفسانی سے
کہ ہر لشہ حنیف البنیان کے ساتھہ لگی ہین درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبہی وساوس شیطانی و نفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان مین اون آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب مونث ازواج
کی شان مین ہین دہوکے سے غلطی مین پڑتے ہین اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہین اور بحر ہلاکت و ضلالت مین غرق ہوتے ہین لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر و سیر فریقین سے دیکھہ

سکتا ہی اور بالیقین کالشمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن عند الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئے
ہین وہ ترتیب مین بعد انکو درج ہین جو بالاتفاق پیچھے نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خوان
تک جان سکتے ہین پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین اُنسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرا جسے مفسرین اور اہل سیر فریقین کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین درمیان کوہ حرے کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلے دن اسی جگہہ ہی اور نزول
اسکا ابتدائے حقیقی لکھا ہی جلال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہرکیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرا تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر اونتیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآن مین
اور جو آیتین اور سورے کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فریقین
کے ہان اُسے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بھی اونیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر واعرض عن
المشرکین جو اُس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودہوین پارہ مین اور

آیت فقل تعالوا ندع ابنارنا وابنارکم ونسارنا ونسارکم وانفسنا وانفسکم جیسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی کے تیئسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ حجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اُسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودہوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین غرض تفصیل ایسی باتون کی موجب
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکہہ لینی ہی اطفال بجا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر اور آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح بر عکس اسکے تحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارونمین مین درج ہین منجر بتطویل ہے اس لیئے بطریق نمونہ
تھوڑی سی لکھی جاتی ہین ہر ایک تھوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی اتنے سے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹہا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بہی کتب و سیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہان سے صاف ظاہر ہے کہ آیہ اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر سنہ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول ہی لکھتے ہین - پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزا یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہوچکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کرکے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہاے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اسوقت آیت یسئلونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسرے پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذا ان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دو رکوع پہلے درج ہین سورہ یسٓ کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لایبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اسکے آیہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کے بچھونے
پر سو رہے سو وہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کمافی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد واز حقیقہ آن حال اورا خبر گردانید
و فرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت وگفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی مکیہ مکن وفردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
در آمد کفار بدستور یکہ مقرر کردہ بودند در سراے حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

تا آنکه آن حضرت بخواب شود که بر سر وی ریزند و هلاکش سازند پیغامبر صلی الله علیه و آله
وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من از اینجا
بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و برد سبز حضرمی را بر خود بپوش
و آن بردی بود که هر شب حضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر خود می پوشید و باز
گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی بتو نتوانند رسانید و در روایتی آنست
که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می نمایم و بطرف مدینه
روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا بصاحبانش
رساند و خود از عقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله
علیه و آله وسلم تکیه فرمود و برد او را بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره
یس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون
میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان
بادیه ضلالت او را ندیدند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن
حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل که من میان شما هر دو عقد مواخات بستم و عمر یکی را بیش از شمار آن دیگر
گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگری بر حیات خود میکند هر یکی از ایشان
گفتند ما ایثار حیات کسی بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
الله تعالی وحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم میان او و محمد وی نفس خود را فدای محمد ساخت و حیوة او را بر حیات
خویش ایثار نمود بروید بزمین و وی را از شر اعدا محافظت نمائید ایشان بموجب امر

خداوند تعالے بر زمین آمدند جبریل بر سر بالین علیؑ بہ نشست و میکائیل بر پائین
وی جبریل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل وعلی مباہات
کرد بتو بر ملائکہ ونعم ما قیل ع ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بربندد ملک زعرش بفرمان او

کمر بندد وہم گویند آیہ کریمہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد دران باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ
ابو جہل وحکم بن ابی العاص وعقبہ بن ابی معیط ونضر بن الحارث وامیہ بن خلف
ابن حنظلہ وطعمہ بن عدی وابولہب وابی بن خلف وپسران حجاج بنیہ ومنبہ اینہا
از انجملہ بودند کہ آن شب بر در سرای حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم قصد قتل
وی داشتند اور آیہ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا بعد غزوہ احد
اور شہید کرنے بنولحیان کے حبیب اور عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ سنہ تین مین ہا بلکہ بموجب مصرح
تاریخ یافعی سنہ پانچ مین ہے سو آیت مذکور دوسرے پارہ مین قبل آیہ و
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ در باب شراب بالاتفاق
یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتین نازل ہوئین مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے
اور جو کمال عقل رکہتے تہے انہون نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تہی بار اخیر
مین جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
حرام ہونے شراب کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری مین جو عبارت جمال الدین
محدث کے ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی مین تحریم خمر سنہ پانچ مین ہو بلکہ

بقول مشہور ستہ چہ اور ایک قول مین سنہ آٹھ - ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالے اول آیتے کہ درباب خمر فرستاد این بود ومن ثمرات النخیل والاعناب
تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا مسلمانان باین اشتغال مینمودند ودران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنابر مقصدی کہ برآن مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا آیہ آمد کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس
واثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بیاران خواند وفرمود این
مقدمہ تحریم خمر است وچون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلاء صحابہ گفتند چیزے کہ درو اثم کبیر است
ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام ننمودند وجماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضی از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام در آمد یکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح لاآت حق تعالے آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بترک نماز انسب
آنست کہ در گرد آن نگردند از آن کار باز ایستادند وجماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر نداشتند تا زمانی کہ عتبان بن مالک انصاری جمعی از صحابہ
را مہمانے نمود وکلہ شتر بجہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند وخمر
آشامیدند وسکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند واشعارے کہ مبنی از تفاخر و

مدح وذم باشد میخواندند وسعد بن ابی وقاص قصیدہ انشا کرد کہ دران قصیدہ ہجو
انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان لحمی از کلہ شتر برداشتہ
بر سر سعد ابی وقاص زدہ سر او را شکست سعد بہ نزد رسول آمد و از آن
انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون ازان حال وقوف یافت دست
بدعا برداشت وگفت اللہم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے آیہ فرستاد

یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان

فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضا
فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون عمر خطاب
این آیت لشنید وگفت انتہینا یارب وبروایتے آنکہ گفت انتہینا انتہینا
یارب انہا تذہب المال وتذہب العقل رسول فرمود تا در بازارہائے
مدینہ ندا کردند کہ الا ان الخمر قد حرمت بدانید وآگاہ باشید کہ البتہ بہ تحقیق
خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید وبخوردن خمر مشغول بود در زمان دست
ودہن را لشست وترک کرد ودر ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را بہ ریختند چنانچہ
شراب مانند آب در بازارہائے مدینہ روان شد سو پر واضح ہے کہ جو آیت
پہلے نازل ہوئی وہ چودہوین پارہ مین قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
آئی وہ دوسرے پارہ مین درمیان نصف وثلث اور جو اسکے بعد آئی
وہ پانچوین پارہ مین قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
ہفتم مین درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر مین آئین وہ تو دوسرے اور پانچوین
اور ساتوین پارون مین یعنی اول درج ہین اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودہوین پارہ مین درج ہے آیت قد نری تقلب
وجہک فی السماء فلنولینک قبلتہ جو بیچ مدینہ منورہ کے سنہ ہجری مین نازل ہوئی
سو وہ تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے
ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقون کے تفسیر و سیر
سے ہویدا ہے کہ حسب بموجب آیہ قد نری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف
مقرر ہوا تو منافق بیہودہ باتین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہی
کہ درج ہین آیہ الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے سنہ مین
درباب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود
شروع اسی پارہ کا آیۃ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹہہ ہجری
مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت
ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹہائیسوین
کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال سنہ دس
ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
وفات پائی سو وہ تو چہٹے پارہ مین داخل ہے اور سورہ تبت اور اخلاص جو مکہ مین
اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئے وہ قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین
بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلے اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ
قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ اذن للذین جو وسطی

حکم جہاد کے ہے سُو ستر ہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اور علی ہذا القیاس بلکہ بہتیری سوری ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین اور بہتیری
برعکس اسکی چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوسی تین آیتین اُسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ لی
اُسمین آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی جسے آیہ مودۃ کہتے ہین معہ چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہے من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ہانسے یہ بات ہویدا
ہے اے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اس لئے ان چند آیتون پر بطریق نمونہ یکی از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب و تعسف دیکھہ لی فرقون کی ہانسے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بہی نظر بر مصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدۂ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی اُن آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہین چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بہر تک اُن کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سبب نزول آیاتِ مذکورہ وقایع سال ۹ھ ہجری مین نسخ اول روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت جماعت اور سب فرقونکی کتب تفاسیر وسیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہے مختصراً طالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ ۹ھ ہجری مین ہے اس مین شروع

سورہ تحریم آیہ یاایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما بیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی سو اٹھائیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ ختم ہے اور آیہ تخییر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنے ساتھہ والیون کے صاف ازداج معظمہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین اکیسوین پارہ کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تصریحات وتشریحاتِ مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ جیسی اور تمام آیتین اور سورہ غیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یادکی بتقضائے بشریت درج ہین وہی بات یہان بہی ہے چنانچہ قرآن شریف مین بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی اس سے ایک سطر پہلی سی دیکھہ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین۔ یانساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ۰ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین واعتدنا لہا رزقا کریما ۰ یانساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی واقمن الصلوٰۃ واٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اے بیبیو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتھہ برائی ظاہر کے دگنا دیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی اور عمل کرے نیک دینگے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اسکے رزق نیک اے بیبیو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کی عورتون مین سے اگر ڈرو پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھہ بات کہنے کے پس طمع کرینگے وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھی اور ٹہیری رہو بیچ گھرون اپنے کے اور نہ چلیں اور بناؤ کر و چلین اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکھو تم نماز اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکھے تم کو پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھرون اپنے کے آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جسوقت اُن ایات کو تھوڑا سا خیال کرکر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک جملہ علیحدہ ہے جیسے ایک قسم کی اخباس مین غیر جنس اسکی رکھہ دیجائے کیونکہ نفس الامر مین کچھہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتو ن سے نہین متصور ہو سکتی کیونکہ اسکے قبل وبعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

طرف ازواج معظمہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکی جسمین سب
ضمایر مذکر ہین اور اُسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور
کارہائے گناہ کا اُنسے اور اُسپر دوچند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ وترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بد باتون سے
اور خاص اُسکی پہلی کی آیت مین جسطرح انشا یعنی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اُسکے ہے اور اُسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا بیجانی ہر قسم کی
گنا ہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی بیچ مین تصور نکرو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہا تا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چسپان ہین
یعنی واقمن الصلوٰة واتین الزکوٰة واطعن اللہ ورسولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن
اے عزیز جسکو دیدۂ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت
ایزد منان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہے اور
ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہو سکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی
اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ ومتواترہ صاف بے کہسہ
بغیر کسی احتمال کے فریقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن
اور انکار اور شک شبہہ کے نہین ہو سکتی جیسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکا بھی شبہ ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جسم معصوم نہین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث عزوجتہ لقصد
السان دیکھے اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سب طرح کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہے پھر کسی جاہل یا عالم مبتلا ئے وساوس کی دہوکے مین
نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائی مین کہ مفسر جلیل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کی ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جسوقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللھم ھولاء اطہار
عترتی واطائب ذریتی من لحمی ودمی الیک لا الی النار اذھب عنھم الرجس و
طہرھم تطہیرا یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھہ تو انکو طاہر رکھنا سوم المومنین
اُم سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معھم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے
فرمایا انک الی خیر وانت من خیر ازواجی یعنی تو او پر نیکی کے ہے اور تو بہترین
بیبیون میری سے ہے صاحب روضتہ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت
سے تحفتہ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکہہ کر لکھتے ہین کہ تحقیق تمام
ثابت ہی کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے
انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر کبرائے موثقہ سنت جماعت
سے لکھتے ہین کہ جب آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے خمستہ منا معصومون

انا وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ یعنی پانچ ہم معصوم ہین مین اور علیؑ اور فاطمہؑ
اور حسنؑ اور حسینؑ۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبغ عن ابن
عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسین
مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سنا
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو
شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ
باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت
حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے۔ طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرح کی
مجال چون وچرا اور لیت ولعل اور احتمال دلایل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی نہین
رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کی
شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلا تفسیر نجاری سے تفسیر آیہ مباہلہ
مین لکہا ہے اس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لئے بعینہ لکہی
جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط بر سر
گرفت در زیر آن بنشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ
فارغ شد جبرئیل بیامد وگفت یا محمد انانکہ با تو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر
ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز ومکرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد
و بر سر مصطفیٰ دو جعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ
بگذاشتہ وسہر کردہ پس مصطفیٰ بر سر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دو دو جعد کرد

وفرمود این بر شما سنت گردانیدم و براولاد شما که از فاطمہ اند پس جبریل بیامد و گفت یا محمد من
نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری دادہ ام گہوارہ
حسن و حسین جنبانیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرمائی و بر سر من جعدہا کن تا فرشتگان
ملاء اعلیٰ مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرویست الٰہی بحرمۃ خمسۃ ان الذین ساد سہم
جبریل یعنی یا خدا سات حرمت پانچ کے تحقیق کہ چھٹا اونکا جبریل ہے پس مصطفیٰ بر سر جبریل
جعدہا کردہ مرا شفیع تنم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا نم تن تا نبی و دختر و داماد
و دو گزیدہ پسر محمدؐ است و علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ اور منشور کے معنی ہین نامہ کشادہ اور دو جعد
یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکوٰۃ مصابیح مین ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ مین آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تھے جیسا
کہ سادات اب گیسو گوندہتے ہین اور دو گیسو کی جگہہ چہوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرکے نے اپنے
رسالہ مین لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردن سے دو انگشت نیچے تہے اور گیسو مین تین
پیچ اور نیچے اسکے مہر تہی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تہے رسالہ
احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکہے تو مکر و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
احمد غزالی بہی لکھکر سوائے سادات کی مکروہ لکہتا ہے تاریخ منتشر ابو القاسم مین ہے کہ آنحضرت
نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علیؑ بغیر تمہارے فرزندونکے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو منشور
روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بہی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تہین قصہ اس بابت
کا حضرت جبریل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریسؑ بیمار
ہوئے سو جبریل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کہجورین حضرت

ادریس کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھالیوین تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت ادریس نے کھجورین کھالین اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کو اسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدہ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تھین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دوجہان اور
اُن کے فرزندونکو دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی تفسیر امام ضیاؤ الدین سناحی میں تفسیر آیہ لاتجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا میں عجب لطیفہ لکھا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ گردانو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت میں مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہیں تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگو نسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کدبانوی جنت یعنی جناب سیدہ دوجہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکر پکارون آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ وحدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات میں کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہویدا ہوگا کہ قطع نظر چچیرے بھائی ہونیکے اپنا بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی بنے اور احادیث نمبر ۳ سے ظاہر ہوا قریب بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میں اور علی ایک نور سے ہیں اور اولاد اُن کی آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب ۹ باب شیخ شہاب الدین دولت آبادی ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہیں پاک اور پاکزادہ اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالے نے ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور بھی شیخ مذکور باسناد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق میں بھی تیسری حدیث جو ستر ہویں باب میں ہے اُس میں بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا - میں سید ہوں اولاد آدم کا اور فاطمہ سیدہ ہیں تمام عورتوں کی اور حسن اور حسین سید ہیں جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہیں اور ماں باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم میں بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور علی بمنزلہ میرے ہے اور فرمایا علی سردار عرب او رینجا کا اور الاعلی تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث صحیحہ میں جن سے پانچوں تنوں کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد اور مساوی ہے تفصیل انکی تشریح میں ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاءاللہ بیان ہوگی الحاصل کہ حقیقت میں قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا نہیں ہوسکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سے آنحضرت کہنے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت یہ ذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لایقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے کب بھی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناتا نسبت قربت رکھو آنحضرت سے اور نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوا ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر و باطن طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان نوری جسمون کے نہائی جاوے جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سد ابواب سے ظاہر ہے۔

اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون شامل ہوتا یا مباہلہ[۱] مین ساتھ لیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑھتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا[۲] یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اسکا نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے بتشریح ظاہر ہوگا کہ جب وقت

[۱] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے۔ کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ تطہیر پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی بندہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہین کے ساتھ لینے کا یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت نبوت اور اہلبیت میری۔

[۲] حاشیہ حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے
جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ۔ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود
مین ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان
سے آنحضرت نے امت کو بھی آل و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور
تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہین
جنکے لئے صاف و بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہین
یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی
معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور
متحتم تھا کہ آن کے لئے تا بروز قیامت اہلی فرمایا اور اُن کے غضب کو غضب خدا و
رسول اور اُنکی لڑائی لڑائی خدا ورسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم
دہ باب مین بیچ ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہین۔ سوال ایشان
راپاک وپاک زادہ ازکجا گویند۔ جواب ازانکہ حضرت تقدس وتعالےٰ پاکی ایشان را
درنص بیان فرمودہ وہو قولہ تعہ۔ انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا۔ واہل بیت الرسل ہمہ ایشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتی ہین
غیر از علی کہ لایق پیغمبری بودے ✤ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم ابنیا
فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ✤ دست من است و دامن معصوم مرتضےٰ
اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر
فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

کالشمس فی وسط السماء ظاہر و باہر ہے ایسی حالت مین جو شخص مدعی اسلام انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص عطاے حضرت رب العزت مین کچھہ شک کرے تو نفس الامر مین کیا شیعہ کیا سنی کسی کے ہان دائرہ اسلام مین داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت مخالف ہے قران اور حدیث سے۔ من الصبر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ اے عزیز اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن حرزاً للطوالتہ اور ہم بسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہہ ختم کی گئی۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم وقومنا الجاھلین

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکمل قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات جناب فاضل اجل وعالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی بتصحیح تام حسب فرمایش مومنین باتمکین سنہ ۱۳۱۴ہجری مین چھپکر شائع و ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ اور مضامین مندرجہ پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے



اعلان

الانوار الہدی۔ کیا ہم اس کتاب مستطاب کی پوری پوری تعریف کیے سکتے ہیں۔ آدہ الفاظ کہاں سے لائیں جو اسکی عظمت و فضیلت
و حسن خدمت کا اظہار کر سکیں بے مبالغہ اسے سمجھیے تو مبالغہ بھی ہیچ ہے یہ کتاب فاضل اجل عالم اکمل جناب مولوی شیخ احمد صاحب عثمانی
کی تصانیف لاثانی مقبول بارگاہ سبحانی سے ہے جو سنی المذہب و داخل زمرہ علمائے کبار اہل سنت تھے۔ بتائید ربانی و توفیق سبحانی آپکا قلب
باصفا نور ہدایت و نور عدالت سے معمور ہوا آپ نے بذوق تمام و شوق مالاکلام کتب اہلسنت جماعت سے راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا۔
آخر کار رحمت الٰہی نے نزول فرما کر راہ نجات چشم یقین دکھلا دی حتی کہ آپ نے مذہب ائمہ اثنا عشری کو قبول فرما کر اطمینان قلبی حاصل کیا
اس کے بعد اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں آپ نے یہ کتاب الانوار الہدی و شمس الضحی برائے ہدایت گمراہان و مضطر الحالان عجیب و غریب تلاش
و ترتیب اور انوکھی طریق تحقیق سے تصنیف فرمائی ہے کہ اسکا پڑھنے والا اگر ذرا بھی انصاف و ہدایت سے بہرہ یاب ہو تو تا زیست غیر مذہب شیعہ
کے علاوہ اور کسی فرقہ و مذہب کو صحیح و برحق نہ سمجھیگا اول مذہب حق کی تلاش کی ضرورت کو بہ طریق تلاش کو ایسے خوبی اور عام فہم
طرز سے لکھا ہے کہ موٹی سے موٹی سمجھ کا جاہل اور چیدہ سے چیدہ عالم اسکو تسلیم کریگا۔ اسکے بعد ناشرین و حافظین و احکام دین کی شناخت کیلیے
جو منجانب اللہ بعد نبی آخر الزمان تا قیام قیامت ہونا ضرور ہیں چند معیار نہایت ہی سخت قائم کیے ہیں مثلاً معصوم ہونا تمام مخلوقات
ذی روح و غیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا ظہور کرامت و صداقت ہونا انکی ولایت پر کلام الٰہی و حدیث نبوی کا دال ہونا
علم لدنی سے بہرہ یاب ہونا وغیرہ پھر ان معیار کو خلفائے رسول مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور
اکثر علمائے تسنن کے اقوال و تحاریر سے ثابت کیا ہے کہ خلفائے ثلاثہ ان صفات سے بالکل دور تھے بلکہ اکثر خلاف صفتیں موجود تھیں
پھر حضرت علی و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور انمیں ان کل صفات کو باقوال علمائے کتب صحیحہ اہل سنت متعدد
حوالوں سے موجود پایا ہے ہر ذات و الاصفات کو کل معیار و نکا مجموعہ ثابت کیا ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ جب آئمہ اثنا عشری علیہم السلام
منجانب اللہ ناصر و حامی دین ثابت ہوگئے تو انکا طریق اور انکی طریق کی پیروی سب کے سب راہ حق پر ہیں۔ اسکے بعد ایک فیصلہ
نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہے جس سے مذہب شیعہ کی حقیقت کا شمس ظاہر و باہر ہوتی ہے اور مذہب سنت جماعت کا بطلان اور راہ حق کی

فہرست کتب و مراثی طبع جدید موجودہ مطبع یوسفی واقع شہر دہلی

مفتاح البیان از خواجہ مولوی عابد حسین صاحب	۸/	خلاصۃ المصائب	۱۲/
		ریحان غم جلد اول مصنفہ میر انیس	عـ ۲/
مخزن الفرائض معہ تنبیہ المنکرین	۳/	دوحید و سرفراز	
احکام النساء	۲۰/	الیضا جلد دوم	عـ ۲/
شمس المشرقین ہفت بند مرزا دبیر	۲۰/	حدیقہ ماتم جلد پنجم نواب صاحب	۸/
نخل ماتم از مرزا فصیح قسم اول	۸/	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر مین	—/
الیضا قسم دوم	۷/	ثابت غم شبیر ہی قرآن خدا سے	—/
تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رضی	۰/	اے عزیزو دہم ماہ محرم ہے آج	۰/
رسالہ آیہ تطہیر طبع جدید	۴/	سکینہ بی بی کو دیکھنے کو جو نسبی گھر میں امام آئی	—/
ہادی التواریخ	۶/	شہ کو صغرا نے جو غم نامہ ہجران لکھا	۰/
انوار الہدیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	عـ ۴/	جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	۰/
شمس الضحیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	عـ ۴/	آمد گل مراد حسن پر خزان کی ہے	۲/
دفتر رباعیات زیر طبع		جب آشیان پہ گلشن انجم خزان ہوا	۰/
تعویذات جعفری زیر طبع		بزم جہان مین یہ ہجوم ہے ماتم کشین کی	۰/
تاریخ اعثم کوفی اردو زیر طبع		زندان میں جب حسین کے اہل حرم گئے	۲/
تحفۃ العارفین	۶/	ہند کو آئینگی زندان مین خبر آتی ہی	—/
تعویذ جوشن کبیر	۱/	داغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	—/
الیضا جوشن صغیر	۰/	جاتی ہے کس شکوہ سے رنگین خدا کی فوج	۱۰/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
...اب انتقام	۲ر	حلیۃ العرائس	۳ر	نادی الثقلین تاریخ کاغذ اعلیٰ	۷ر
فرحت المومنین	ار	حلیۃ المتقین	۱۲ر	ایضاً قسم دوم	۶ر
کاشف الرؤیا	۴ر	تذکرۃ المعصومین	۱۲ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
ارشاد العوام	۴ر	ایضاً قسم اعلیٰ	عسعہ	تنبیہ المنکرین تصحیح تحریف القرآن	۳ر
مثنوی آب و نمک	ار	دفع المغالطہ قسم اعلیٰ	عسعہ	سراج الایمان	۱۰ر
موعظۂ فاخرہ	ار	ایضاً قسم دوم	۱۲ر	مرثیہ اسلام	۰ر
منازل الفرقان	۱۰ر	کھری بات	ار	تحفۃ العابدین	ار
یواقیت ...	[illegible]	انذار الناذرین	۱۰ر	مجموعہ صنائع	۴ر
...جات	۲ر	قصہ جمیلہ	ار	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	ار
...ن معراج	۳ر	تحفۃ القائدین	۰ر	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲ر
...ل الوضو	ار	نصر المومنین	۰ر	ذخیرہ آخرت	۰ر
نور العیون ضیاء العین	۲ر	فالنامہ قرآنی	ار	تحفۂ سجاد	۰ر
مثنوی زاد آخرت	۲ر	فال جعفری بہ تحریر خواب	۰ر	نار ذات لہب	۲ر
عین الیقین مقدمہ فدک	۰ر	عین البکاء	۲ر	گوہر شب چراغ	۲ر
زینۃ العابد	ار	وظائف الابرار	[illegible]	تنبیہات العقول	۲ر
تحفۃ العوام	۶ر	احکام النساء	۲ر	دلیل الحسنات	۴ر
اعمال الصالحین	۶ر	تحفۂ ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	۸ر	تحفۃ المومنین	۴ر
احکام الائمہ	۴ر	قسم دوم	۷ر	فوائد بہشتیہ	۶ر

اشتہار

قرآن شریف مترجم بہ ترجمہ شیعہ مع خلاصۃ التفاسیر

محبین کی درخواست تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپنا چاہیے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ بزبان اردو ہو اور حاشیہ پر تفسیروں کا خلاصہ درج کیا جائے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جمیع آیات متنازعہ فیہ فریقین مع شان نزول فضائل قرآن فضائل ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام مندرج ہو تا کہ غربا مومنین اس تفسیر سے بھی فائدہ اٹھا سکیں جو تفسیر عمدۃ البیان سے اٹھا سکتے ہیں حسب ارشاد مختلف قسم کا قرآن شریف چار قسم کے کاغذ پر چھاپا گیا تا کہ کسی ادنیٰ و اعلیٰ کو [illegible] قسم اعلیٰ کا کاغذ ولایتی ہے فی جلد عہ قسم دوم سے قسم سوم ہے قسم چہارم کا کاغذ خوشنما خوب نفیس ہے

تفسیر عمدۃ البیان

یہ اسم بامسمیٰ مذہب امامیہ کی تفسیر مشہور و معروف فاضل اجل عالم مجتہد العصر والزمان [illegible] تصنیف [illegible] مولوی السید عمار علی صاحب [illegible] آپ کی طرز تحریر تحقیق [illegible] زبان [illegible] الفاظ کی محتاج بیان نہیں [illegible] مصنف کی لاثانی استعداد اور لیاقت کا اندازہ کر سکتا ہے الحمدللہ ابھی [illegible] خیال کہ حق تصنیف حاصل کر کے [illegible] کا کامل اہتمام کیا کاغذ اعلیٰ درجہ کا لگایا اور چھاپہ نہایت صاف روشن ہے قلم پیشتر کی نسبت بہت جلی [illegible] آیات قرآنی اور عبارات تفسیر [illegible] زیادہ جلی قلم [illegible] طریقہ پر لکھا ہے کہ [illegible] سمجھنا چاہیں آسانی کر سکتے ہیں [illegible] بجا بجا حواشی پر لکھا گیا ہے غرض [illegible] یہ تفسیر [illegible] نہایت [illegible] جلد [illegible]

[illegible]